حرمت مصاہرت

علمی تنقیح اور چند حساس مسائل

مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی

بانی و مہتمم جامعہ ربانی منورواشریف

شائع کردہ

مفتی ظفیر الدین اکیڈمی

جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور بہار

مندرجات کتاب

اللہ پاک کی بنائی ہوئی یہ کائنات انتہائی خوبصورت اور حسن و معنیٰ سے لبریز ہے ،اور اس کائنات کی بقاء و تسلسل کے لئے جو طریقہ اختیار کیا گیا وہ بھی انتہائی حسین ہے ،اللہ پاک نے ہر چیز کے جوڑے بنائے ،اور توالد وتناسل کا خوبصورت اور لذت بخش سلسلہ قائم فرمایا:

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ[1]

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَاوَبَثَّ مِنْهُمَارِجَالًا كَثِيرًاوَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا[2]

رشتوں کے تقدس کی حفاظت

البتہ یہ لذت بخش سلسلہ عیاشی و بے حیائی تک نہ پہونچے اس کے لئے کچھ حدود و قیود مقرر کئے گئے، جن میں سب سے بنیادی چیز خوف خدا ہے جس کو قرآن کریم نے "اتقواربکم "وغیرہ کے الفاظ سے بیان کیا ہے ،اور اسی کے ساتھ قرآن نے اس خوبصورت رشتہ کو تقدس اور محرمیت عطا کرتے ہوئے "لباس زندگی" کا معنیٰ خیز نام دیا ہے:

---

[1]-الزخرف :۱۲ ۔
[2]-النساء : ۱ ۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ[3]

یعنی مرد وعورت کے درمیان رشتے کی جو نزاکت وحساسیت ہے اس کا پردۂ راز میں رہنا ضروری ہے، جب ہی جاکر ایک دوسرے کے عیوب ونقائص آشکار ہونے سے بچ سکتے ہیں اور رشتوں کی قدسیت کا وقار بھی محفوظ رہ سکتا ہے ،قرآن کریم نے وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا[4] کے الفاظ سے اس رشتہ کی نزاکت ورازداری کا احساس دلایا ہے،اور اسی تصور کی بنیاد پر اسلام نے محرمیت کا نظام قائم کیا ،اور خاص قریب ترین رشتہ داروں کو ایک دوسرے کے لئے حرام قرار دیا۔

حرمت مصاہرت کا ثبوت اور معنویت

اسی کی ایک کڑی وہ ہے جسے ہم مصاہرت کہتے ہیں،یعنی ایک عورت نے جب کسی مرد سے جنسی قربت حاصل کی اور اس کے فکر وجسم کا ایک حصہ ایک شخص کے سامنے بے نقاب ہو گیا تو پھر یہ حصہ اسی شخص کے قریب ترین رشتوں کے سامنے بے حجاب ہونے سے محفوظ رہنا ضروری ہے،ورنہ ایک ہی حمام میں باپ اور بیٹے یاماں اور بیٹی دونوں بے حجاب ہوں تو رشتوں کا احترام اور تقدس تار تار ہو جائے گا۔۔۔۔

---

[3]-البقرة : ١٨٧۔
[4]-النساء : ٢١

ذہن وفکر کو مہمیز دیا جائے تو اس باب میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مردوزن کے درمیان یہ قربت باقاعدہ عقد کے بعد قائم ہوئی ہو یا بے قاعدہ یا اتفاقی طور پر، رشتوں کے احترام اور رازداری کا تقاضا یہ ہے کہ مرد و عورت خواہ کسی بھی وجہ سے جنسی طور پر قریب ہو جائیں تو وہ دونوں اپنے اصول و فروع کے لئے محترم قرار پائیں، اور ان کے جنسی حصے قریب ترین رشتوں کے درمیان پھر بے لباس نہ ہوں ، اسی لئے قرآن کریم نے ایک طرف آیت تحریم (**حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ الآیۃ**[5]) کے ذریعہ با قاعدہ ہونے والے رشتوں (ماں بیٹے اور باپ بیٹی وغیرہ) کے درمیان قانون حرمت قائم کیا تو دوسری طرف آیت کریمہ (**وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا**[6]) میں علی الاطلاق ان عورتوں سے نکاح کرنے پر پابندی لگادی گئی جن کے ساتھ مرد کے آباء نے جنسی قربت قائم کرلی ہو، خواہ عقد نکاح کے ذریعہ یا بلا عقد، بے حیائی و بدکاری کے سد باب کے لئے یہ ممانعت بے حد اہم ہے۔ ۔۔

آیت کریمہ ۔۔ مانکح آبائکم کا مصداق

عربی زبان میں لفظ "نکاح" کا اصل معنی مرد وزن کا باہم جنسی تعلق قائم

---

[5] -النساء : ۲۳
[6] -النساء :۲۲

کرنا ہے ،خواہ باقاعدہ عقد کے ساتھ قائم کیاجائے یا غیر قانونی طریق پر بلاعقد۔۔۔۔ حرمت مصاہرت کے باب میں مذکورہ بالا دونوں آیات بنیادی اہمیت کی حامل ہیں، جن میں پہلی آیت (حرمت علیکم۔۔۔)کا تعلق باقاعدہ عقد سے ہے ،اور دوسری آیت مطلق جنسی تعلق کے بارے میں ہے،فقہاء حنفیہ اور حنابلہ نے آیت بالاو لاتنکحوا۔۔۔میں نکاح کو مطلق جنسی تعلق (وطی) کے معنیٰ میں لیا ہے (جس کے لئے آیت کریمہ میںفَاحِشَةً وَمَقْتًاوَسَاءَ سَبِيلًاواضح قرینہ ہے)اور خاص عقد نکاح کے مفہوم کو انہوں نے خارج کر دیاہے،جو نکاح کامجازی معنیٰ ہے،اس لئے کہ حقیقت ومجاز دونوں ایک لفظ میں جمع نہیں ہوسکتے۔

فقہاء حنفیہ میں علامہ موصلیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

وكان الشيخ أبو الحسن الكرخي يقول : إن المراد من قوله :(ولا تنكحوا ما نكح آباؤكم)الوطء دون العقد لأنه حقيقة في الوطء ، ولم يرد به العقد لاستحالة كون اللفظ الواحد حقيقةومجازا في حالة واحدة[7]

اور فقہاء حنابلہ میں علامہ ابن قدامہؒ رقمطراز ہیں:

وَلَنَا قَوْله تَعَالَى تَعَالَى : { وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنْ

---

[7]- الاختيار لتعليل المختارج ٣ ص ١٠١المؤلف : عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي دار النشر : دار الكتب العلمية – بيروت / لبنان – 1426 هـــ – 2005 م
الطبعة : الثالثة تحقيق : عبد اللطيف محمد عبد الرحمن عدد الأجزاء / 5 .

النِّسَاءِ } وَالْوَطْءُ يُسَمَّى نِكَاحًا قَالَ الشَّاعِرُ : إذَا زَنَيْت فَأَجِدْ نِكَاحًا فَحُمِلَ فِي عُمُومِ الْآيَةِ ، وَفِي الْآيَةِ قَرِينَةٌ تَصْرِفُهُ إلَى الْوَطْءِ ، وَهُوَ قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى : { إنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا } وَهَذَا التَّغْلِيظُ إنَّمَا يَكُونُ فِي الْوَطْءِ[8]

جبکہ مالکیہ اور شافعیہ نے نکح کو اس کے ظاہری معنی "عقد نکاح" پر محمول کیاہے،اور پھر اسی مفہوم پر روایات وآثار کی تطبیق کی ہے[9]۔

لیکن پہلی رائے کے قائلین نے وطی کے معنیٰ کو ترجیح دی ہے،اس لئے کہ وہ حقیقی معنی ہے ،دوسرے اس معنیٰ کے لحاظ سے آیت اپنے عموم پر باقی رہتی ہے[10]،

نیز اس کی تائید اس اتفاقی مسئلہ سے بھی ہوتی ہے کہ باپ کی وہ باندی جس سے اس نے وطی کرلی ہو بیٹا کے لئے بالاتفاق حرام ہے ،اور یہ حکم فقہاء نے اسی آیت کریمہ (لاتنکحو۔۔۔)سے لیاہے ،جب کہ باندی میں عقد نکاح نہیں ہے،اس کامطلب ہے کہ دیگر علماء کے نزدیک بھی یہ آیت وطی کے معنیٰ میں

---

[8]- المغني ج ١٥ ص ١١٥ المؤلف : أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد ، الشهير بابن قدامة المقدسي (المتوفى : 620هـ)

[9]- حوالہ بالا۔

[10]- الاختيار لتعليل المختارج ٣ ص ١٠١ المؤلف : عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي دار النشر : دار الكتب العلمية – بيروت / لبنان – 1426 هـ – 2005 م الطبعة : الثالثة تحقيق : عبد اللطيف محمد عبد الرحمن عدد الأجزاء / 5 .

مستعمل ہے[11]۔

علاوہ خاص عقد کا معنیٰ لینے کے لئے دلیل تخصیص کی ضرورت ہے،اور عام کی تخصیص کے لئے جس قوت کی دلیل مطلوب ہے حضرت امام شافعیؒ وغیرہ کی پیش کردہ احادیث میں وہ قوت موجود نہیں ہے،ایک تو وہ اخبار آحاد ہیں دوسرے ان میں متعدد وجوہ سے کلام کیا گیا ہے[12]۔

احادیث وآثار سے مصاہرت کا ثبوت

اس کی تائید ان روایات سے بھی ہوتی ہے جن میں زنا یا اس کے مقدمات کو سبب حرمت قرار دیا گیا ہے، یہ روایات انفرادی طور پر گو کہ بہت زیادہ مضبوط نہیں ہیں ،یا یہ کہ بعض کے بارے میں مرسل یا منقطع کی بات بھی کہی گئی ہے اور بعض کو صحابی کا قول بھی قرار دیا گیا ہے، لیکن کثرت طرق سے ان کو تقویت پہونچتی ہے، علاوہ آیت کریمہ کی تفسیر و تفہیم کی حد تک ان روایات وآثار کے قبول کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے، اگر وہ صحابہ یا تابعین کے اقوال بھی ہوں تو ان کو مسموع کے درجہ میں رکھا جا سکتا ہے،اس لئے کہ تفسیر بالرائے صحابہ کی شان سے مستبعد ہے، مثلاً ایک مرفوع روایت یہ ہے جس میں مقدمات زنا کو بھی صریح طور

---

[11]- شرح الوقاية ج ٣ ص ٢١٣

[12]- الغرة المنيفة فى تحقيق بعض مسائل الإمام أبى حنيفة ج ١ ص ١٠٧ تا ١١١ المؤلف / أبو حفص عمر الغرنوى الحنفى / المتوفى ــ 773 هــ عدد الأجزاء / 1دار النشر / مكتبة الإمام أبى حنيفة الكتاب / موافق للمطبوع - * شرح الوقاية ج ٣ ص ٢١٣

پر سبب تحریم قرار دیا گیا ہے:

☆حدثناجریر بن عبدالحمید,عن حجاج,عن أبي هانئ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:من نظر إلى فرج امرأة لم تحل له أمها ولا ابنتها[13]

یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہؒ، دار قطنیؒ اور بیہقیؒ کی کتابوں میں منقول ہے، لیکن اس کو کچھ علماء نے منقطع، مجہول اور ضعیف کہا ہے، اس کے ایک راوی حجاج بن ارطاۃ کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے[14]۔

لیکن یہ روایت ان محدثین سے قبل ہی حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے یہاں معمول بہ رہی ہے اس لئے اس متأخر ضعف وکلام سے روایت کی قبولیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

باقی غیر مرفوع روایات اور صحابہ و تابعین کے فتاویٰ بڑی تعداد میں موجود ہیں جن میں زنا اور مقدمات زنا کو واضح طور پر سبب تحریم قرار دیا گیا ہے، مثلاً: حضرت عمران بن حصینؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن

---

[13]- مُصنف ابن أبي شيبة ج ۴ ص۱٦٦ حديث نمبر:16490 المصنف : أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي (159 ــ 235 هــ)تحقيق : محمد عوامة.ملاحظات :ــ رقما الجزء والصفحة يتوافقان مع طبعة الدار السلفية الهندية القديمة.ــ ترقيم الأحاديث يتوافق مع طبعة دار القبلة.-

[14]-: سنن البيهقي الكبرى ج ۷ ص ۱٦۹- ۱٦۸ المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبو بكر البيهقي الناشر : مكتبة دار الباز – مكة المكرمة ، 1414 – 1994 تحقيق : محمد عبد القادر عطا عدد الأجزاء : 10 - وقال ابن حجر في فتح الباري (9 / 156) : حديث ضعيف-

مسعودؓ تینوں صحابہ سے مروی ہے کہ زنا اور اس کے مقدمات سے عورت کی بیٹی اور ماں حرام ہو جاتی ہے:

☆حدثنا علي بن مسهر , عن سعيد , عن قتادة , عن الحسن , عن عمران بن الحصين في الرجل يقع على أم امرأته قال : تحرم عليه امرأته.

☆حدثنا علي بن مسهر , عن سعيد , عن قتادة , عن يحيى بن يعمر , عن ابن عباس ، قال : حرمتان أن تخطاهما ولا يحرمها ذلك عليه.

☆حدثنا حفص بن غياث,عن ليث,عن حماد,عن إبراهيم,عن علقمة,عن عبد الله قال:لا ينظر الله إلى رجل نظر إلى فرج امرأة وابنتها[15].

☆حضرت وہب بن منبہؒ نے توراۃ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جو شخص ماں اور بیٹی دونوں کی شرمگاہوں سے فائدہ اٹھائے وہ ملعون ہے۔

☆حضرت عمر بن الخطابؓ کی رائے بھی یہی تھی، آپ کے پاس ایک

---

[15]- مُصنف ابن أبي شيبة ج ۴ص۱۶۶ المصنف : أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي (159 ــ 235 هـــ)تحقيق : محمد عوامة.ملاحظات :ـــ رقما الجزء والصفحة يتوافقان مع طبعة الدار السلفية الهندية القديمة.ـــ ترقيم الأحاديث يتوافق مع طبعة دار القبلة.-* سنن الدارقطني ج ۳ ص ۲۶۸ المؤلف : علي بن عمر أبو الحسن الدارقطني البغدادي الناشر : دار المعرفة – بيروت ، 1386 – 1966تحقيق : السيد عبد الله هاشم يماني المدني عدد الأجزاء : 4 -

باندی تھی آپ کے صاحبزادے نے وہ باندی آپ سے مانگی تو آپ نے فرمایا کہ :تمہارے لئے وہ حلال نہیں ہوسکتی، ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے یہ کہہ کر دیا کہ تم اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنا:

عن وهب بن منبه قال:مكتوب في التوراة:ملعون من نظر إلى فرج امرأة وأمها ، وعن عمر بن الخطاب ، أنه خلا بجارية له فجردها ، وأن ابنا له استوهبها منه ، فقال له عمر : إنها لا تحل لك ------ وحديث عمر في الموطأ ، عن مالك أنه بلغه أن عمر بن الخطاب وهب لابنه جارية،فقال له:لاتمسها فإني قد كشفتها[16]

صحابہ اور جمہور تابعین کی رائے

حضرت ابی بن کعبؓ، اور حضرت عائشہؓ کا مسلک بھی یہی تھا[17]، حضرت جابر بن زیدؓ اور حضرت امام حسنؒ کی بھی یہی رائے تھی[18]، تابعین میں حضرت ابراہیم نخعیؒ اور حضرت عامرؒ بھی اسی نقطۂ نظر کے حامل تھے[19]، حضرت طاؤسؒ

16- معرفة السنن والآثار ج ١١ ص ٣٣٣ حدیث نمبر : 4388 المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى : 458هـ)
مصدر الكتاب : موقع جامع الحديث [الكتاب مرقم آليا غير موافق للمطبوع]

17- شرح الوقاية ج ٣ ص ٢١٣ -

18-مُصنف ابن أبي شيبة ج ٣ص١٦٦ المصنف : أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي (159 ـــ 235 هـ)تحقيق : محمد عوامة.ملاحظات :ـــ رقما الجزء والصفحة يتوافقان مع طبعة الدار السلفية الهندية القديمة.ـــ ترقيم الأحاديث يتوافق مع طبعة دار القبلة-

، حضرت سعید بن المسیبؒ، امام اوزاعیؒ، حضرت سلیمان بن یسارؒ، حضرت حماد ابن سلیمانؒ، حضرت سفیان ثوریؒ، حضرت اسحاق بن راہویہؒ، حضرت مجاہدؒ، حضرت عطاؒ اور حضرت قتادہؒ[20]، حضرت حسن بصریؒ، حضرت مسروقؒ، امام زہریؒ، حضرت مکحولؒ حضرت علقمہؒ، حضرت شعبیؒ اور جمہور تابعینؒ کی بھی یہی رائے ہے[21]۔

حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک

ائمۂ متبوعین میں سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا مسلک بھی یہی ہے[22]، ابن القاسمؒ نے حضرت امام مالکؒ کا بھی ایک قول اسی

---

[19]- مصنف عبد الرزاق ج ۷ ص ۱۹۴ المؤلف : عبد الرزاق بن همام الصنعاني (المتوفى : 211هـ)مصدر الكتاب : موقع يعسوب [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع] *مُصنف ابن أبي شيبة ج ۴ص۱۶۶ المصنف : أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي (159 ــ 235 هــ)تحقيق : محمد عوامة.ملاحظات :ـــ رقما الجزء والصفحة يتوافقان مع طبعة الدار السلفية الهندية القديمة.ـــ ترقيم الأحاديث يتوافق مع طبعة دار القبلة-

[20]- مُصنف ابن أبي شيبة ج ۴ص۱۶۶ المصنف : أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي (159 ــ 235 هــ)تحقيق : محمد عوامة.ملاحظات :ـــ رقما الجزء والصفحة يتوافقان مع طبعة الدار السلفية الهندية القديمة.ـــ ترقيم الأحاديث يتوافق مع طبعة دار القبلة-

[21]-مُصنف ابن أبي شيبة ج ۴ص۱۶۶ المصنف : أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي (159 ــ 235 هــ)تحقيق : محمد عوامة.ملاحظات :ـــ رقما الجزء والصفحة يتوافقان مع طبعة الدار السلفية الهندية القديمة.ـــ ترقيم الأحاديث يتوافق مع طبعة دار القبلة-- * شرح الوقاية ج ۳ ص ۲۱۳ -

[22]- الشرح الكبيرج ۷ ص ۴۷۷ المؤلف : ابن قدامة المقدسي ، عبد الرحمن بن محمد (المتوفى : 682هـ)ملتقى الأبحر1 / 324 ،الفتاوى الهندية 1 / 274 - 275 والمغني 6 / 576 - 577 ، وكشاف القناع 5 / 72.

طرح نقل کیا ہے، گو کہ اکثر مالکیہ نے اس قول کو مرجوح قرار دیا ہے[23]، جب کہ بابرتیؒ نے اس کو مالکیہ کا مشہور قول کہا ہے[24] امام طحاویؒ نے تو اس قول پر سلف کا اجماع تک نقل کیا ہے[25]۔

حرمت مصاہرت کی علت

یہ رائے مذکورہ بالا آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے ماخوذ ہے، اور اس کی علت یہ بیان کی گئی ہے مرد وزن کے تعلقات کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے اس کے واسطے سے والدین اور ان کے اصول و فروع کے درمیان جزئیت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے، بچہ مرد وعورت دونوں کی جانب پورا پورا منسوب کیا جاتا ہے، اور اپنے جزو سے استمتاع جائز نہیں ہے، اس اصول پر تو خود میاں بیوی کو بھی باہم استفادہ کی گنجائش نہیں ہونی چاہئے، لیکن ضرورتاً اس کی اجازت دی گئی ہے، اور چونکہ ولدیت یا جزئیت ایک امر باطن ہے بسا اوقات اس کا پتہ نہیں چلتا، اس لئے حکم کا مدار دلیل ظاہر یعنی وطی پر رکھا گیا، پھر خود وطی بھی یگگونہ امر خفی ہے نیز فقہی ضابطہ کے مطابق سبب مسبب کے قائم مقام ہوتا ہے اس لئے مقدمات وطی کو

---

[23]- بداية المجتهد ونهاية المقتصد 2 / 29 - ط : الخانجي ، والفواكه الدواني 2 / 42 .

[24] -: العناية شرح الهداية ج ۴ص۳۵۶ – ۳۵۱ المؤلف : محمد بن محمد البابرتي (المتوفى : 786هـ)

[25]- الاختيار لتعليل المختارج ۳ ص ۱۰۱ المؤلف : عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي دار النشر : دار الكتب العلمية – بيروت / لبنان – 1426 هـ – 2005 م الطبعة : الثالثة تحقيق : عبد اللطيف محمد عبد الرحمن عدد الأجزاء / 5 .

بھی وطی کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

حکم کی بنیاد اصل شے پر ہے اوصاف پر نہیں

اب اس باب میں حقیقت حکم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عورت کے ساتھ یہ جنسی تعلق کس بنیاد پر قائم ہوا، ہر وہ جنسی تعلق جو بچہ کی پیدائش کا سبب بنے اس پر یہ حکم عائد ہو گا، عورت کے ساتھ یہ تعلق جائز طریق پر قائم ہوا ہو یا کسی اور طریق پر مثلاً زناکاری کے طور پر، نکاح فاسد کی بنیاد پر، یا وطی بالشبہ ہو گئی، مشترکہ باندی سے وطی جائز نہیں ہے لیکن کر لی گئی، مکاتبہ اور مجوسیہ سے بھی وطی کی اجازت نہیں ہے لیکن غلطی ہو گئی، بیع فاسد کے ذریعہ باندی خریدی اور جنسی استفادہ کر لیا، حالت حیض و نفاس یا ظہار کے بعد وطی کر لی، حالت احرام یا روزہ میں وطی جائز نہیں ہے لیکن کر لی وغیرہ، اس لئے کہ یہ سب وطی کے اوصاف ہیں، اوصاف کی تبدیلی سے نفس وطی میں کوئی فرق نہیں پڑتا، وطی ہر حال میں سبب علوق وولدیت بنتی ہے جس طرح کہ رضاعت خواہ کسی طور پر پیش آئے سبب جزئیت بنتی ہے، اس لئے حکم کا مدار اوصاف پر نہیں اصل شے پر رکھا جائے گا، اور اصل شے جب بھی وجود میں آئے گی حکم شرعی بھی ثابت ہو گا۔۔۔

اس طرح اس رائے کے حاملین نے انتہائی دقت نظر کے ساتھ مسئلہ کا تجزیہ کیا ہے۔

وَالْوَطْءُ إِنَّمَا صَارَ مُحَرِّمًا مِنْ حَيْثُ إِنَّهُ سَبَبٌ لِلْجُزْئِيَّةِ بِوَاسِطَةِ

وَلَدٍ يُضَافُ إلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَامِلًا وَلَا تَأْثِيرَ لِكَوْنِهِ حَلَالًا أَوْ حَرَامًا ؛ لِأَنَّهُ أَوْصَافٌ لَهُ فَذَاتُ الْوَطْءِ لَا تَخْتَلِفُ أَلَا تَرَى أَنَّ الْمُصَاهَرَةَ تَثْبُتُ بِوَطْءِ الْمَنْكُوحَةِ نِكَاحًا فَاسِدًا وَالْمُشْتَرَاةِ شِرَاءً فَاسِدًا وَالْجَارِيَةِ الْمُشْتَرَكَةِ وَالْمُكَاتَبَةِ وَبِوَطْءِ الْمُظَاهَرِ مِنْهَا وَأَمَتِهِ الْمَجُوسِيَّةِ وَالْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ وَبِوَطْءِ الْمُحْرِمِ وَالصَّائِمِ فَصَارَ كَالرَّضَاعِ حَيْثُ لَا يَخْتَلِفُ فِيهِ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْقِيَاسُ أَنْ تَحْرُمَ الْمَوْطُوءَةُ ؛ لِأَنَّهَا جُزْؤُهُ بِوَاسِطَةِ الْوَلَدِ لَكِنْ أُبِيحَتْ لِلضَّرُورَةِ ؛ لِأَنَّهَا لَوْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ لَأَدَّى إلَى فَنَاءِ الْأَمْوَالِ أَوْ تَرْكِ الزَّوَاجِ وَلِلضَّرُورَةِ أُبِيحَتْ حَوَّاءُ عَلَيْهَا السَّلَامُ لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهِيَ جُزْؤُهُ فَبَقِيَ فِي حَقِّ غَيْرِهِمَا عَلَى مُوجِبِ الْقِيَاسِ لِعَدَمِ الْحَاجَةِ حَتَّى صَارَ أُصُولُهَا وَفُرُوعُهَا كَأُصُولِهِ وَفُرُوعِهِ فِي حَقِّهِ ، وَكَذَا الْعَكْسُ فِي حَقِّهَا وَالْمَسُّ بِشَهْوَةٍ كَالْجِمَاعِ لِمَا رَوَيْنَا وَلِأَنَّهُ يُفْضِي إلَى الْجِمَاعِ فَأُقِيمَ مَقَامَهُ[26]

ولأن الوطء سبب للجزئية بواسطة الولد،ولهذا يضاف إليها كما يضاف إليه والاستمتاع بالجزء حرام ، والمس والنظر داع إلى الوطء فيقام مقامه احتياطا للحرمة[27]

---

[26]- تبين الحقائق شرح كتر الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ.مكان النشر القاهرة.عدد الأجزاء 6*3-
* وكذا فى البحر الرائق شرح كتر الدقائق ج ٣ ص ١٠٥ تا ١٠٩زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـ/ سنة الوفاة 970هـ الناشر دار المعرفة
مكان النشر بيروت -

[27]-حوالۂ بالا-

مالکیہ اور شافعیہ کا مسلک اور دلائل

اس کے بالمقابل حضرت امام مالکؒ کا قول راجح اور حضرت امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ حرمت مصاہرت صرف عقد نکاح سے پیدا ہوتی ہے، غیر قانونی جنسی تعلقات (زنا یا مقدمات زنا) سے پیدا نہیں ہوتی، یعنی عورت سے زنا کرنے کے بعد بھی اس کی بیٹی یا ماں، یا عورت کے لئے مرد کا باپ یا بیٹا حرام نہ ہونگے، ظاہر ہے کہ مقدمات زنا (یعنی مس و نظر وغیرہ) کے لئے بھی یہ حکم بدرجۂ اولیٰ ثابت ہوگا[28]۔

قرآن سے استدلال اور جائزہ

☆اس اختلاف کا منشاء بنیادی طور پر آیت کریمہ "لا تنكحو ما نكح الآية ۔۔۔"کی تشریح و تفہیم ہی ہے ،مالکیہ اور شافعیہ نے نکح کو اس کے ظاہری معنی "عقد نکاح "پر محمول کیاہے ،اور پھر اسی مفہوم پر روایات وآثار کی تطبیق کی ہے، جس کی تفصیل پیچھے گذر چکی ہے[29]۔

حدیث سے استدلال اور جائزہ

☆ان کی دوسری دلیل ایک حدیث پاک ہے جو متعدد کتب احادیث میں

---

[28]- الفواكه الدواني 2 / 42 ، وإعلام الموقعين لابن قيم الجوزية 3 / 256 ، ومغني المحتاج 3 / 178 -

[29]- حوالۂ بالا۔

منقول ہوئی ہے:

عن عائشة:أن النبي صلى الله عليه و سلم سئل عن الرجل يتبع المرأة حراماثم ينكح ابنتهاأويتبع الإبنة ثم ينكح أمها قال لا يحرم الحرام الحلال[30]

یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی سندوں سے بھی منقول ہے، مگر بیہقی کے بقول اس روایت میں عثمان بن عبدالرحمن الوقاصی متفرد ہیں، جن کو یحیٰ بن معین نے ضعیف قراردیاہے[31]،امام بخاریؒ،امام نسائیؒ اور امام ابوداؤدؒ نے ان کو لیس بشئے کہاہے ،حضرت علی بن مدینیؒ نے ان کو ضعیف جداً اوردار قطنی نے متروک کہاہے،ابن حبان فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ لوگوں کے حوالے سے موضوعات نقل کرتے تھے ،اس لئے قابل اعتبار نہیں[32]،اورحضرت ابن عمرؓ کی سند میں اسحاق بن ابی فروہ

---

[30]- سنن الدارقطني ج ٣ ص ٢٦٨ المؤلف : علي بن عمر أبو الحسن الدارقطني البغدادي الناشر : دار المعرفة – بيروت ، 1386 – 1966 تحقيق : السيد عبد الله هاشم يماني المدني عدد الأجزاء : 4 .

[31]- سنن البيهقي الكبرى ج ٧ ص ١٦٩- ١٦٨ المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبو بكر البيهقي الناشر : مكتبة دار الباز – مكة المكرمة ، 1414 – 1994 تحقيق : محمد عبد القادر عطاعدد الأجزاء : 10

[32]- الغرة المنيفة فى تحقيق بعض مسائل الإمام أبى حنيفة ج ١ ص ١٠٧ تا ١١١ المؤلف / أبو حفص عمر الغرنوى الحنفى / المتوفى ـــ 773 هـــ عدد الأجزاء / 1 دار النشر / مكتبة الإمام أبي حنيفة الكتاب / موافق للمطبوع .

متروک ہے[33]، بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت علیؓ پر موقوف ہے[34]، علاوہ یہ روایت خود حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ وغیرہ کے اپنے فتاویٰ کے خلاف ہے جیساکہ ان کے اقوال کا حوالہ اوپر گذر چکا ہے، جب راوی خود اپنی روایت کے خلاف فتویٰ دے تو وہ روایت معنوی طور پر بھی کمزور ہو جاتی ہے۔

اور اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو اپنے عموم پر جاری نہیں ہے، اس لئے کہ عمومیت کے ساتھ یہ دعویٰ کرنا بہت مشکل ہے کہ کوئی حرام چیز کسی حلال کو حرام نہیں کرتی، کیونکہ کئی حرام چیزیں حلال کو حرام کر دیتی ہیں، مثلاًپاک پانی میں حرام شراب یا کوئی نجس چیز ڈالدی جائے تو وہ حرام ہو جائے گا،

حنفیہ وغیرہ نے اس روایت کی تاویل یہ کی ہے کہ زنا بحیثیت حرام نکاح کو حرام نہیں کرتا بلکہ بحیثیت سبب ولدیت وجزئیت حرام کرتا ہے اور ولد میں کوئی قصور وقباحت نہیں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے (وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ[35]) نیز ارشاد ہے (ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ[36])----- علاوہ جس طرح مٹی میں تلویث کی صفت پائی جاتی ہے لیکن اس کے

---

[33]-: العناية شرح الهداية ج ۴ص ۳۵۶ - ۳۵۱المؤلف : محمد بن محمد البابرتي (المتوفى : 786هـ)

[34]- سنن البيهقي الكبرى ج ۷ ص ۱۶۹- ۱۶۸ المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبو بكر البيهقي الناشر : مكتبة دار الباز – مكة المكرمة ، 1414 – 1994 تحقيق : محمد عبد القادر عطاعدد الأجزاء : 10

[35]-الاسراء :۷۰ ۔

[36]-المؤمنون :۱۴

باوجود وہ سبب طہارت بنتی ہے،اور تیمم کے باب میں یہ صفت تلویث نظر انداز کردی جاتی ہے،اسی طرح زنا کی صفت قباحت کو نظر انداز کرکے اس کی سبب ولدیت کی صلاحیت کو معیار بنانا چاہئے [37]۔

اس طرح یہ روایت سندی و معنوی کمزوریوں کے علاوہ اپنے مفہوم میں صریح نہیں،مؤول ہے، جب کہ اس کے بالمقابل حنفیہ نے حضرت ام ھانیؓ والی جو روایت پیش کی ہے وہ اپنے مفہوم میں صریح ہے [38]۔

دلیل عقلی اور جائزہ

☆شافعیہ وغیرہ کی تیسری دلیل عقلی ہے،وہ کہتے ہیں کہ مصاہرت کا ذکر قرآن کریم میں مقام امتنان پر ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا [39]

اس کو اللہ پاک نے ایک نعمت کے طور پر ذکر کیا ہے،مصاہرت نام ہے دو اجنبی گھرانوں کے ایک ہو جانے کا،اس کے ذریعہ خاندانوں میں توسیع ہوتی

---

[37]- تبین الحقائق شرح کنز الدقائق ج ۲ ص ۱۰۶تا۱۰۸ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ.مكان النشر القاهرة.عدد الأجزاء 6*3-

[38]- تبین الحقائق شرح کنز الدقائق ج ۲ ص ۱۰۶تا۱۰۸ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ.مكان النشر القاهرة.عدد الأجزاء 6*3-

[39]-الفرقان54-

ہے،اور نعمت الٰہی ناجائز طریق سے حاصل نہیں ہوسکتی ،اس لئے کہ نعمت ومعصیت میں کوئی مناسبت نہیں ہے ، حضرت امام شافعیؒ نے اس موضوع پر اپنے استاذ عالی قدر حضرت امام محمدؒ سے بھی مناظرہ کیا تھا جس کی رپورٹ شوافع واحناف کی کئی کتابوں میں موجود ہے،اس مناظرہ کے چند نکات ملاحظہ فرمایئے:

☆امام شافعیؒ نے فرمایا کہ نکاح کے بعد جو وطی ہوتی ہے اس سے انسان محصن ہوجاتا ہے،جب کہ زنا کے بدلے میں حد جاری ہوتی ہے، دونوں یکساں کیسے ہوسکتے ہیں[40]۔

☆امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اگر زنا عقد کے قائم مقام ہے تو پھر مطلقۂ ثلاثہ کے لئے اس کے ذریعہ حلالہ بھی درست ہونا چاہئے ،۔۔۔ اس اعتراض کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ حلالہ میں نفس وطی نہیں بلکہ زوج کی وطی مطلوب ہے ،جب کہ اثبات جزئیت کے لئے نفس وطی کافی ہے خواہ وہ کسی نوعیت کی ہو۔

☆امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اس رائے میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اگر زنا یا اسباب زنا سے نکاح فاسد ہوجاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک عورت بھی اپنی مرضی سے اپنے سوتیلے بیٹے سے ملوث ہوکر نکاح کو فاسد کرسکتی ہے ،جب کہ

---

[40]- الفواكه الدواني 2 / 42 ، وإعلام الموقعين لابن قيم الجوزية 3 / 256 ، ومغني المحتاج 3 / 178 -- * تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ.مكان النشر القاهرة.عدد الأجزاء 6*3-

شریعت نے نکاح کو فاسد کرنے کا اختیار مردوں کو دیا تھا عورتوں کو نہیں، لیکن آپ نے یہ اختیار عوتوں کو دے دیا۔

جب حضرت امام شافعیؒ سے پوچھا گیا کہ عورت کے ارتداد کی صورت میں بھی تو عورت ہی کے عمل سے نکاح ختم ہو جاتا ہے، تو اس کا دفاع کرتے ہوئے حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا، اگر عورت اسلام کی طرف لوٹ جائے تو یہ نکاح باقی رہ سکتا ہے۔۔۔۔

ابو بکر رازیؒ فرماتے ہیں کہ اس طرح امام شافعیؒ نے نکاح کے فساد اور رجعت دونوں کا اختیار عورت کے لئے تسلیم کرلیا، جب کہ وہ پہلے عورت کے عمل سے نکاح فاسد ہونے پر ہی چیں بجبیں تھے[41]۔

زنا کے سبب جزئیت ہونے پر امام شافعیؒ کا اعتراض اور جائزہ

حضرت امام شافعیؒ کے حلقہ کو اس نقطہ سے بھی اختلاف ہے کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچہ کی ولدیت کا اعتبار ہو گا،اس لئے کہ شریعت میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جن میں زنا سے پیدا ہونے والے بچے کو اس کی اولاد کا درجہ نہیں دیا گیا ہے مثلاً:

(ا) کوئی شخص زنا سے پیدا شدہ بچی کے ثبوت نسب کا دعویٰ کرے تو

---

[41]- تبین الحقائق شرح كتز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ.مكان النشر القاهرة.عدد الأجزاء 6*3-

عدالت اس دعویٰ کو مسترد کر دے گی۔

(۲) بچی وراثت کی حقدار نہ ہوگی۔

(۳) زانی کو اس پر ولایت نکاح حاصل نہ ہوگی۔

(۴) اور نہ ولایت مال حاصل ہوگی۔

(۵) زانی کے لئے اس لڑکی کو دیکھنا جائز نہیں ہے، اگر وہ اس کی فی الواقع بیٹی ہوتی تو دیکھنا جائز ہوتا۔

(٦) ایک کمرہ میں دونوں کی رہائش درست نہیں ہے ،اگر بیٹی ہوتی تو مضائقہ نہ ہوتا۔

(۷) اس لڑکی کے ساتھ زانی کا سفر کرنا جائز نہیں ہے ،اگر بیٹی ہوتی تو ناجائز نہ ہوتا۔

(۸) قاضی کے پاس لڑکی کے حق میں زانی کی شہادت قابل قبول ہے، اگر واقعی بیٹی ہوتی تو قابل قبول نہ ہوتی۔

(۹) اس کو زانی قتل کر دے تو قصاص واجب ہوگا، جبکہ اپنی اولاد کے قتل پر قصاص واجب نہیں ہوتا۔

(۱۰) اس کو زانی اپنی زکوٰۃ دینا چاہے تو دے سکتا ہے، حالانکہ اپنی بیٹی کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے۔

(۱۱) زنا سے پیدا ہونے والی لڑکی کا نسب شرعاً اپنے باپ سے ثابت ہوتا

ہے ،اگر زانی کو بھی اس کا باپ مان لیا جائے تو لازم آئے گا کہ ایک بچے کے دو باپ ہوں۔

(۱۲) اگر زنا سے پیدا ہونے والے بچہ کی نسبت زانی کی طرف معتبر مان لی جائے تو یک گونہ یہ اس برائی کی تشہیر کے مترادف ہے، جب کہ برائی کی تشہیر و اشاعت سے روکا گیا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[42]

وغیرہ تو جب ان مسائل میں زنا سے پیدا شدہ بچی پر اولاد کے احکام جاری نہیں ہوتے، تو نکاح کے باب میں بھی اس پر اولاد کا حکم جاری نہ ہو گا[43]۔

لیکن ظاہر ہے کہ مصاہرت کے مسئلہ کو مذکورہ بالا مسائل پر قیاس کرنا درست نہیں، اس لئے کہ ان مسائل کی بنیاد شرعی ثبوت نسب پر ہے، جب کہ حرمت مصاہرت کی بنیاد شرعی ثبوت نسب پر نہیں بلکہ حقیقی وحسی جزئیت وولدیت پر ہے، جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا، یہی وجہ ہے کہ اس کو ولد الزنا کہتے ہیں ۔

---

[42]-النور :۱۹

[43]- الغرة المنيفة فى تحقيق بعض مسائل الإمام أبى حنيفة ج ۱ ص ۱۰۷ تا ۱۱۱ المؤلف / أبو حفص عمر الغرنوى الحنفى / المتوفى ــ 773 هــعدد الأجزاء / 1 دار النشر / مكتبة الإمام أبى حنيفة الكتاب / موافق للمطبوع -

☆ نیز کتب صحاح میں حضرت ہلال بن امیہؓ کا واقعہ مذکور ہے جس میں انہوں نے اپنی اہلیہ پر اپنے چچازاد شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کا الزام لگایا تھا، اس موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر پیدا ہونے والا بچہ فلاں فلاں اوصاف کا حامل ہو تو وہ شریک (یعنی ملزم زنا) کا ہوگا:

فقال النبي صلى الله عليه و سلم (أبصروها فإن جاءت به أكحل العينين سابغ الأليتين خدلج الساقين فهو لشريك بن سحماء) . فجاءت به كذلك فقال النبي صلى الله عليه و سلم (لولا ما مضى من كتاب الله لكان لي ولها شأن [44])

اس سے فی الجملہ زنا سے جزئیت اور ولدیت کا ثبوت ملتا ہے۔

☆ علاوہ مسئلۂ مصاہرت کا تعلق صرف زنا سے نہیں ہے بلکہ اس میں وطی کی وہ تمام صورتیں بھی شامل ہیں جو غیر شرعی ہیں، اور دائرۂ زنا سے خارج ہیں، مثلاً وطی بالشبہ، نکاح فاسد، یا شراء فاسد کے بعد وطی وغیرہ غرض یہ مسئلہ غیر قانونی وطی سے متعلق ہے، ثبوت نسب کے حکم سے نہیں۔

☆ احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس باب میں حرمت کو ترجیح دی جائے

---

[44]- الجامع الصحيح المختصرج 4 ص ١٧٧٢ حدیث نمبر : **4470** المؤلف : محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي الناشر : دار ابن كثير ، اليمامة – بيروت الطبعة الثالثة ، **1407 – 1987** تحقيق : د. مصطفى ديب البغا أستاذ الحديث وعلومه في كلية الشريعة – جامعة دمشق عدد الأجزاء : **6** مع الكتاب : تعليق د. مصطفى ديب البغا -

اس لئے کہ ابضاع میں اصل حرمت ہے [45]۔

الأصل في الابضاع التحريم (شن [46])

اس پوری تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ حرمت مصاہرت کے باب میں حنفیہ اور حنابلہ کی رائے زیادہ مضبوط، محتاط اور قابل قبول ہے۔

ثبوت حرمت مصاہرت کی شرطیں

البتہ حرمت مصاہرت کے ثبوت کے لئے حنفیہ کے نزدیک چند شرطیں ہیں جن کے بغیر حرمت کا حکم عائد نہیں کیا جائے گا۔

محل شہوت ہو

☆ عورت محل شہوت (مشتہاہ) ہو یا رہی ہو، مشتہاۃ کا مطلب یہ ہے کہ گو کہ وہ بالغ نہ ہو لیکن اپنے جسمانی ساخت اور ڈیل ڈول کی وجہ سے مردوں کے لئے قابل کشش ہو، اس کی عمر کے بارے میں کئی اقوال ہیں مگر راجح قول یہ ہے کہ کم از کم عمر نو(۹) برس کی ہو، اس سے کم عمر کی ہو تو حرمت ثابت نہ ہو گی۔۔۔

أي صغيرة دون تسع سنين غير مشتهاة و به يفتى أما بنت

---

[45]- الغرة المنيفة فى تحقيق بعض مسائل الإمام أبى حنيفة ج ۱ ص ۱۰۷ تا ۱۱۱ المؤلف / أبو حفص عمر الغرنوى الحنفى / المتوفى ــ 773 هــعدد الأجزاء / 1 دار النشر / مكتبة الإمام أبى حنيفة الكتاب / موافق للمطبوع -

[46]- قواعد الفقه ــ للبركتى المؤلف / محمد عميم الإحسان المجددى البركتى عدد الأجزاء / 1 دار النشر / الصدف / ببلشرزالكتاب / موافق للمطبوع-

تسع سنين فقد تكون مشتهاة وقد لا تكون وقال أبو بكر محمد بن الفضل مشتهاة من غير تفصيل كما في الشمني وعليه الفتوى كما في القهستاني وبنت خمس غير مشتهاة من غير تفصيل وبنت ثمان أو سبع أو ست إن كانت ضخمة مشتهاة وإلا فلا[47]

وفي الخانية وقال الفقيه أبو الليث ما دون تسع سنين لا تكون مشتهاة وعليه الفتوى ا هـ .فأفاد أنه لا فرق بين أن تكون سمينة أو لا ولذا قال في المعراج بنت خمس لا تكون مشتهاة اتفاقا وبنت تسع فصاعدا مشتهاة اتفاقا وفيما بين الخمس والتسع اختلاف الرواية والمشايخ والأصح أنها لا تثبت الحرمة وفي فتح القدير[48]

بوڑھی عورتیں، جن پر شہوت کے ایام گذر چکے ہوں لیکن وہ بھی اس حکم کے عموم میں داخل ہیں:

ويشترط كونها مشتهاة حالا أو ماضيا فتثبت بمس

---

[47]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٤٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ – 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4

[48]- البحر الرائق شرح كنز الدقائق ج ٣ ص ١٠٥ تا ١٠٩زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـ/ سنة الوفاة 970هـ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت ،-* المحيط البرهانى ج ٣ ص ١٧٠ تا ١٧٤ المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر الشهيد النجاري برهان الدين مازه المحقق :الناشر : دار إحياء التراث العربي الطبعة : عدد الأجزاء:11

العجوز بشهوة ولا تثبت بمس صغيرة لا تشتهى خلافا لأبي يوسف[49]

أُمُّهَا وَلَوْ كَبِرَتْ الْمَرْأَةُ حَتَّى خَرَجَتْ عَنْ حَدِّ الْمُشْتَهَاةِ تُوجِبُ الْحُرْمَةَ ؛ لِأَنَّهَا دَخَلَتْ تَحْتَ الْحُرْمَةِ فَلَمْ تَخْرُجْ بِالْكِبَرِ[50]

☆مرد بھی بالغ یاکم ازکم مراہق ہو،جو عورتوں سے شرماتاہو،جماع کو سمجھتاہو،عورتیں اس کی طرف میلان رکھتی ہوں،اس کی عمر کے بارے میں بھی متعدد اقوال ہیں مگر راجح قول یہ ہے کہ کم ازکم بارہ(۱۲)سال کاہو۔

فتحصل من هذا أنه لابد في كل منهما من سن المراهقة وأقله للأنثى تسع وللذكر اثنا عشر لأن ذلك أقل مدة يمكن فيها البلوغ كما صرحوا به في باب بلوغ الغلام وهذا يوافق ما مر من أن العلة هي الوطء الذي يكون سببا للولد أو المس الذي يكون سببا لهذا الوطء ولا يخفى أن غير المراهق منهما لا يتأتى منه الولد[51]

(قوله وظاهر الأول أنه يعتبر فيه السن إلخ) قال في النهر

---

[49]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ۱ ص ۴۸۲ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرج آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ – 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4

[50]- تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ۲ ص ۱۰۶تا۱۰۸ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 3*6

[51]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ۳ ص ۴۱ ۳۲- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

علل في الفتح بعدم اشتهائه وهو يفيد أن من لا يشتهي لا تثبت الحرمة بجماعه ولا خفاء أن ابن تسع عار من هذا بل لا بد أن يكون مراهقا ثم رأيته في الخانية قال الصبي الذي يجامع مثله كالبالغ ، قالوا : وهو أن يجامع ويشتهي وتستحيي النساء من مثله وهو ظاهر في اعتبار كونه مراهقا لا ابن تسع ، ويدل عليه ما في الفتح : مس المراهق كالبالغ وفي البزازية : المراهق كالبالغ حتى لو جامع امرأته أو لمس بشهوة تثبت حرمة المصاهرة ا هـ .قلت : لكن في الوهبانية ومن هي مست لابن ست بشهوة يحرمه صهر أو من هو أكبر وعزاه ابن الشحنة إلى الظهيرية والقنية برقم برهان الدين قال : ثم قال : صبي مسته امرأة بشهوة فإن كان ابن خمس سنين ولم يكن يشتهي للنساء فلا تثبت حرمة المصاهرة وقال في ابن ست أو سبع يثبت حرمة المصاهرة ثم رقم لظهير الدين المرغيناني صبي قبلته امرأة أبيه أو على العكس بشهوة رأيت منصوصا عن الفقيه أبي جعفر إن كان الصبي يعقل الجماع تثبت حرمة المصاهرة وإلا فلا ، وتمامه هناك فراجعه[52]

محل حرث ہو

☆وطی میں شرط یہ ہے کہ محل حرث یعنی عورت کی اگلی شرمگاہ میں ہو

---

[52]- البحر الرائق شرح كنز الدقائق ج ٣ ص ١٠٥ تا ١٠٩زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـ/ سنة الوفاة 970هـ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت

اس لئے کہ قبل کی وطی ہی سبب ولدیت ہے، دبر کی وطی سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، اس لئے کہ وہ محل حرث نہیں ہے، ۔۔۔۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب کہ انزال ہو گیا ہو، اگر دبر میں وطی کرتے ہوئے انزال نہیں ہوا تو متعدد فقہاء حنفیہ کے مطابق اس صورت میں بھی حرمت ثابت نہ ہو گی، اس لئے کہ اس کی شہوت محل حرث سے وابستہ نہیں ہوئی، لیکن اکثر فقہاء حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ جب شہوت کے ساتھ جسم کے دیگر مقامات کو چھونے یا بوسہ دینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، تو وطی فی الدبر تو اس سے آگے کی چیز ہے، اس لئے مس بالشہوت کے اصول پر حرمت مصاہرت ثابت ہو گی، احتیاط یہ ہے کہ اسی قول کو ترجیح دی جائے اس لئے کہ ابضاع میں اصل حرمت ہے:

لو أتاها في دبرها لم يحرم عليه فروعها على الصحيح كما في أكثر المعتبرات لكن هذا ليس بإطلاقه بل لو أتاها في دبرها فأنزل أما إذا لم ينزل فتثبت حرمة المصاهرة بالإجماع لأن اللمس بشهوة يوجبها إذا لم ينزل فالإتيان في دبرها يوجبها بطريق الأولى مع عدم الإنزال[53]

وَكَذَا لَوْ وَطِئَ دُبُرَ الْمَرْأَةِ لَا تَثْبُتُ بِهِ الْحُرْمَةُ ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ

---

[53]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ۱ ص ۴۸۲ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرج آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ – 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4

بِمَحَلِّ الْحَرْثِ فَلَا يُفْضِي إلَى الْوَلَدِ[54]

اگر کسی لڑکے کے ساتھ کوئی مرد بد فعلی کرے یا شہوت کے ساتھ بوس وکنار کرے تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، اس لئے کہ مرد محل حرث نہیں ہے:

أَمَّا لَوْ لَاطَ بِغُلَامٍ لَا يُوجِبُ ذَلِكَ حُرْمَةً عِنْدَ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ إلَّا عِنْدَ أَحْمَدَ وَالْأَوْزَاعِيِّ فَإِنَّ تَحْرِيمَ الْمُصَاهَرَةِ عِنْدَهُمَا يَتَعَلَّقُ بِاللِّوَاطَةِ حَتَّى تَحْرُمَ عَلَيْهِ أُمُّ الْغُلَامِ وَبِنْتُهُ[55]

شہوت پر مبنی ہو

☆ اگر وطی کے بجائے محض مقدمات وطی پائے جائیں مثلاً صرف بوس وکنار ہو، یا جسم کو ہاتھ لگایا جائے تو ضروری ہے کہ شہوت کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو، شہوت کا مطلب مرد کے لئے یہ ہے کہ اگر پہلے سے آلہ تناسل میں حرکت نہ ہو تو اس وقت پیدا ہو جائے اور اگر پہلے سے ہو تو اس میں اضافہ ہو جائے، شمس الائمہ سرخسی اور بہت سے مشائخ نے محض ہیجان قلب کو شہوت کے لئے کافی قرار دیا ہے ،لیکن فتویٰ اس قول پر نہیں ہے:

---

[54]- تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 3*6

[55]-* تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 3*6

وشمس الأئمة السرخسي رحمهما الله.وكثير من المشايخ لم يشترطوا الانتشار، وجعلوا حدّ الشهوة أن يميل قلبه إليها ويشتهي جماعها[56]

اگر انتشار نہ ہوتا ہو مثلاً بوڑھا یانامرد ہو، توراجح اور مفتیٰ بہ قول کے مطابق دل میں دھڑکن وہیجان پیدا ہوجائے یاپہلے سے ہو تو اس میں اضافہ ہوجائے :

وحد الشهوة أن تنتشر آلته بالنظر والمس ، وإن كانت منتشرة فتزداد شدة ، والمجبوب والعنين يتحرك قلبه بالاشتهاء ، أويزداد اشتهاء[57]

وما ذكر في حد الشهوة من أن الصحيح أن تنتشر الآلة أو تزداد انتشارا كما في الهداية وغيرها وفي الخلاصة وبه يفتى فكان هو المذهب وكثير من المشايخ لم يشترطوا سوى أن يميل إليها بالقلب ويشتهي أن يعانقهاوفي الغاية وعليه الاعتماد وفائدة الاختلاف تظهر في الشيخ والعنين والذي ماتت شهوته فعلى الأول لا يثبت وعلى

---

[56]- المحيط البرهانی ج ۳ ص ۱۷۰ تا ۱۷۴ المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر الشهيد النجاري برهان الدين مازه المحقق :الناشر : دار إحياء التراث العربي الطبعة :
عدد الأجزاء : 11-

[57]- الاختيار لتعليل المختارج ۳ ص ۱۰۱ المؤلف : عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي دار النشر : دار الكتب العلمية – بيروت / لبنان – 1426 هـ – 2005 م
الطبعة : الثالثة تحقيق : عبد اللطيف محمد عبد الرحمن عدد الأجزاء / 5-

الثاني تثبت كما في الذخيرة هذا في حق الرجال[58]

اور عورتوں کے لئے شہوت کامعیار یہ ہے کہ دل میں دھڑکن وہیجان پیدا ہو جائے اور اگر پہلے سے ہو تو اس میں اضافہ ہو جائے:

وأما في حق النساء فالاشتهاء بالقلب من أحد الجانبين[59]

☆عورت و مرد کے درمیان جسم کے کسی بھی حصہ سے مس پایا جائے وہ ہاتھ سے چھونے کے حکم میں ہے:

والمس شامل للتفخيذ والتقبيل والمعانقة[60]

---

[58]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٤٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4-- * تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 6*3

[59]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٤٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4-

[60]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٤٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4-

بوسہ اور ہاتھ لگانے میں فرق

☆مگر بوسہ اور ہاتھ سے چھونے میں فرق یہ ہے کہ اگر قرائن واحوال خلاف شہوت نہ ہوں تو بوسہ کو شہوت ہی پر محمول کیا جائے گا اور عدم شہوت کا دعویٰ معتبر نہ ہو گا جب تک کہ دلیل سے عدم شہوت کو ثابت نہ کر دیا جائے ،۔۔۔۔جب کہ ہاتھ سے چھونے میں حکم یہ ہے کہ جب تک مرد شہوت کی تصدیق نہ کرے عورت کا دعوائے شہوت معتبر نہیں ہو گا،فقہاء کے مختلف اقوال میں قول عدل یہی ہے:

☆ **الدليل عليه: أن محمداً رحمه الله في أي موضع ذكر التقبيل لم يقيده بشهوة، وفي أي موضع ذكر المس والنظر فيه قيدهما بالشهوة**[61]

لكن ثبوت الحرمة بالمس مشروط بأن يصدقها الرجل أنه بشهوة فإنه لو كذبها وأكبر رأيه أنه بغير شهوة لم تحرم وفي التقبيل والمعانقة حرمت ما لم يظهر عدم الشهوة كما في حالة الخصومة ويستوي فيها أن يقبل الفم أو الذقن أو الخد أو الرأس وقيل إن قبل الفم يفتى بها وإن ادعى أنه بلا شهوة وإن قبل غيره لا يفتى بها إلا إذا ثبتت الشهوة بشهوة[62]

---

[61]- المحيط البرهانى ج ٣ ص ١٧٠ تا ١٧٤ المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر الشهيد النجاري برهان الدين مازه المحقق :الناشر : دار إحياء التراث العربي الطبعة : عدد الأجزاء:11

فإن ادعتها وأنكرها فهو مصدق إلا أن يقوم إليها منتشرا فيعانقها ؛ لأنه دليل الشهوة كما في الخانية وزاد في الخلاصة في عدم تصديقه أن يأخذ ثديها أو يركب معها-------- اختلف المشايخ فيه قال بعضهم لا تقبل واختاره ابن الفضل ؛ لأنها أمر باطن لا يوقف عليها عادة ، وقيل تقبل وإليه مال الإمام علي البزدوي ، وكذا ذكر محمد في نكاح الجامع ؛ لأن الشهوة مما يوقف عليها في الجملة إما بتحرك العضو أو بآثار أخر ممن لا يتحرك عضوه كذا في الذخيرة والمختار القبول كما في التجنيس وفي فتح القدير وثبوت الحرمة بلمسها مشروط بأن يصدقها ويقع في أكبر رأيه صدقها وعلى هذا ينبغي أن يقال في مسه إياها لا تحرم على أبيه وابنه إلا أن يصدقها أو يغلب على ظنه صدقها ثم رأيت عن أبي يوسف ما يفيد ذلك ا هـــ .وأطلق في اشتراط الشهوة في اللمس فأفاد أنه لا فرق بين التقبيل على الفم وبين غيره وفي الجوهرة لو مس أو قبل وقال لم أشته صدق إلا إذا كان اللمس على الفرج والتقبيل في الفم ا هـــ .ورجحه في فتح القدير قال إلا أنه يتراءى على هذا أن الخد ملحق بالفم وفي الولوالجية إذا قبل أم امرأته أو امرأة أجنبية يفتى بالحرمة ما لم يتبين أنه

---

[62]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٣٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـــ تحقيق خرج آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـــ – 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4-

قبل بغير شهوة ؛ لأن الأصل في التقبيل هو الشهوة بخلاف المس ا هـــ .وكذا في الذخيرة إلا أنه قال : وظاهر ما أطلق في بيوع العيون يدل على أنه يصدق في القبلة سواء كانت على الفم أو على موضع آخر ا هـــ[63]

والمعنى حرمت امرأته إذا لم يظهر عدم اشتهاء وهو صادق بظهور الشهوة وبالشك فيها أما إذا ظهر عدم الشهوة فلا تحرم ولو كانت القبلة على الفم اه [64]

البتہ احوال وعلامات اگر شہوت کی نفی کرتے ہوں تو بوسہ تو درکنار شرمگاہ کو چھو کر بھی کوئی عدم شہوت کا دعویٰ کرے تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔۔۔یوں بھی اختلاف کی صورت میں منکر شہوت کی بات معتبر ہو گی بشرطیکہ اس کے خلاف کوئی قرینہ موجود نہ ہو اس لئے کہ وہ بطلان ملکیت کا منکر ہے:

ولو أخذت امرأة ذكر ختنها في الخصُومة وشدته وقالت: كان عن غير شهوة صدّقت------وإن اختلفا فالقول قول الزوج؛ لأنه ينكر ثبوت الحرمة فالقول قول المنكر[65]

---

[63]- البحر الرائق شرح كنز الدقائق ج ٣ ص ١٠٥ تا ١٠٩زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـــ/ سنة الوفاة 970هـــ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت

[64]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٣١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـــ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

بعد میں پیدا ہونے والی شہوت کا اعتبار نہیں

☆اسی طرح ایک اہم ترین شرط یہ ہے کہ چھونے اور دیکھنے ہی کے وقت شہوت پیدا ہویا پہلے سے ہے تو اضافہ ہو جائے ،اگر چھوتے یا دیکھتے وقت شہوت پیدا نہیں ہوئی،اور چھوڑنے اور الگ ہونے کے بعد پیدا ہو گئی،تو اس کا اعتبار نہ ہو گا اور اس سے حرمت ثابت نہیں ہو گی،اس لئے کہ شہوت متأخرہ سبب وطی نہیں بنتی :

وَالشَّهْوَةُ تُعْتَبَرُ عِنْدَ الْمَسِّ وَالنَّظَرِ حَتَّى لَوْ وُجِدَا بِغَيْرِ شَهْوَةٍ ثُمَّ اشْتَهَى بَعْدَ التَّرْكِ لَا تَتَعَلَّقُ بِهِ الْحُرْمَةُ[66]

فلو مس بغير شهوة ثم اشتهى عن ذلك المس لا تحرم عليه[67]

وكذلك في النظر كما في البحر فلو اشتهى بعد ما غض بصره لا تحرم[68]

---

[65]- المحيط البرهاني ج ٣ ص ١٧٠ تا ١٧٤ المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر الشهيد النجاري برهان الدين مازه المحقق :الناشر : دار إحياء التراث العربي الطبعة : عدد الأجزاء:11

[66]-* تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 3*6

[67]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٤٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرج آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4

شہوت کے ساتھ دیکھنا کب سبب حرمت بنتا ہے؟

☆بعض حالات میں شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرمت مصاہرت کا سبب بن جاتا ہے، لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ عورت کے فرج داخل یعنی شرمگاہ کے اندرونی حصہ پر نگاہ ڈالی گئی ہو۔۔۔۔۔ظاہر ہے یہ صورت تنہائی یاانتہائی بے تکلفی یاحد سے بڑھی ہوئی عریانیت کے بغیر ممکن نہیں،اور ایسے حالات میں اکثر زنامیں ملوث ہوجانے کااندیشہ ہوتاہے۔۔۔۔۔اس کے علاوہ جسم کے دیگر حصوں یہاں تک کہ شرمگاہ کے بیرونی حصہ کوبھی دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی،چاہے کتنی ہی شہوت کے ساتھ نظر ڈالی گئی ہواس لئے کہ جسم کے عام حصوں نگاہ بچانابہت مشکل ہے،عورت کی شرمگاہ کابیرونی حصہ بھی جسم کے عام حصوں میں ہی شمار ہوتاہے۔

والمعتبر النظر إلى فرجها الباطن دون الظاهرروي ذلك عن أبي يوسف وهو الصحيح[69]،

وكذا يوجبها نظره إلى فرجها الداخل وهو المدور وعليه

---

[68]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٣١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

[69]- الاختيار لتعليل المختارج ٣ ص ١٠١ المؤلف : عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي دار النشر : دار الكتب العلمية – بيروت / لبنان – 1426 هـ – 2005 م الطبعة : الثالثة تحقيق : عبد اللطيف محمد عبد الرحمن عدد الأجزاء / 5

الفتوى كما في أكثر المعتبرات ولو من زجاج أو ماء هي فيه بخلاف النظر إلى عكسه في المرآة والماء وقيل إلى الخارج وهو الطويل وقيل إلى العانة وهي منابت الشعر وقيل إلى الشق وفي النظم وعليه الفتوى هذاكله إذاكانت متكئة وأماإذا كانت قاعدة مستوية أو قائمة فلم تثبت الحرمة على الصحيح [70]

حَتَّى يَنْظُرَ إلَى الشِّقِّ إلَخْ) وَجْهُ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ أَنَّ هَذَا حُكْمٌ تَعَلَّقَ بِالْفَرْجِ،وَالدَّاخِلُ فَرْجٌ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ ، وَالْخَارِجُ فَرْجٌ مِنْ وَجْهٍ،وَإِنَّ الِاحْتِرَازَ عَنْ النَّظَرِإلَى الْفَرْجِ الْخَارِجِ مُتَعَذِّرٌ فَسَقَطَ اعْتِبَارُهُ [71]

یہی حکم عورت کے لئے بھی ہے یعنی اگر عورت مرد کے عضوتناسل پر شہوت کے ساتھ نگاہ ڈالے تو اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اس لئے کہ یہ بھی محرک زنا ہے بلکہ اس میں اندیشے کچھ زیادہ ہی ہیں:

---

[70]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ۱ ص ۴۸۲ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ – 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4

[71]-- تبين الحقائق شرح كتر الدقائق ج ۲ ص ۱۰۶تا۱۰۸ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 3*6

و كذا يوجبها نظرها إلى ذكره بشهوة متعلق بالنظر[72]

وَمَسُّ الْمَرْأَةِ الرَّجُلَ وَنَظَرُهَا إلَى ذَكَرِهِ بِشَهْوَةٍ كَمَسِّ الرَّجُلِ وَنَظَرِهِ فِي جَمِيعِ مَا ذَكَرْنَا[73]

عورت کے بے پردہ دبر پر نگاہ ڈالنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، اس لئے کہ دبر محل حرث نہیں ہے پس سبب ولدیت بھی نہیں ہے۔

وروى إبراهيم عن محمد رحمه الله: أن النظر إلى موضع الجماع من الدبر في حرمة المصاهرة نظير النظر إلى الفرج، ثم رجع وقال: لا يحرمه إلا النظر إلى الفرج من الداخل. وروى ابن سماعة عن أبي يوسف رحمه الله أن النظر إلى دبر المرأة لا يوجب حرمة المصاهرة، وكذلك ذكر محمد رحمه الله في «الزيادات» في باب: إتيان المرأة في غير الفرج، وإنما وقع الفرق بين النظر إلى موضع الجماع من الدبر وبين النظر إلى موضع الجماع من القبل؛ لأن النظر إلى القبل سبب يفضي إلى الوطء في القبل؛ الذي تحصل به الحرمة والتعصيب؛ إذ

---

[72]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ۱ ص ۴۸۲ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ – 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4

[73]- تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ۲ ص ۱۰۶تا۱۰۸ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 6*3 - * البحر الرائق شرح كنز الدقائق ج ۳ ص ۱۰۵ تا ۱۰۹زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـ/ سنة الوفاة 970هـ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت

السبب يقوم مقام المسبب خصوصاً في باب الحرمات، وأما النظر إلى الدبر يفضي إلى الجماع في الدبر، وبه لا تحصل الحرمة والتعصيب، ولا تثبت به الحرمة[74]

اصل شے کو دیکھنا معتبر ہے تصویر کو نہیں

☆عورت کی اندرونی شرمگاہ شہوت کے ساتھ دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ بلا حائل بعینہ اصل شے پر نگاہ ڈالی جائے یا درمیانی حائل اتنا شفاف ہو کہ اصل شے پر نگاہ ڈالنے میں کوئی دقت نہ ہو، یعنی حقیقی منظر ہو، اس کا عکس، تصویر یا ویڈیو دیکھنے سے حرمت ثابت نہ ہوگی ، اس لئے کہ مصاہرت کی علت سبب مفضی الی الوطی ہے، عکس، تصویر یا ویڈیو دیکھنا اس مجلس میں اس کا محرک نہیں بن سکتا، جب تک کہ اصل چیز بھی سامنے موجود نہ ہو، اور اختتام شہوت کے بعد کی رویت کا اعتبار نہیں:

☆وَالنَّظَرُ مِنْ وَرَاءِ الزُّجَاجِ يُوجِبُ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ بِخِلَافِ الْمِرْآةِ وَلِذَا لَوْ وَقَفَتْ عَلَى الشَّطِّ فَنَظَرَ إلَى الْمَاءِ فَرَأَى فَرْجَهَا لَا يُوجِبُ الْحُرْمَةَ ، وَلَوْ كَانَتْ هِيَ فِي الْمَاءِ فَرَأَى فَرْجَهَا يُوجِبُ فَتْحٌ (قَوْلُهُ : وَالنَّظَرُ مِنْ وَرَاءِ الزُّجَاجِ يُوجِبُ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ) أَيْ لِأَنَّ الْعِلَّةَ – وَاَللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ – أَنَّ الْمَرْئِيَّ فِي الْمِرْآةِ مِثَالُهُ لَا هُوَ ،

74- المحيط البرهاني ج ٣ ص ١٧٠ تا ١٧٤ المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر الشهيد النجاري برهان الدين مازه المحقق :الناشر : دار إحياء التراث العربي الطبعة : عدد الأجزاء:11

وَبِهَذَا عَلَّلُوا الْحِنْثَ فِيمَا إذَا حَلَفَ لَا يَنْظُرُ إلَى وَجْهِ فُلَانٍ فَنَظَرَهُ فِي الْمِرْآةِ وَالْمَاءِ وَعَلَى هَذَا فَالتَّحْرِيمُ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الزُّجَاجِ بِنَاءً عَلَى نُفُوذِ الْبَصَرِ مِنْهُ فَيَرَى نَفْسَ الْمَرْئِيِّ بِخِلَافِ الْمِرْآةِ ، وَمِنْ الْمَاءِ ، وَهَذَا يَنْفِي كَوْنَ الْإِبْصَارِ مِنْ الْمِرْآةِ وَالْمَاءِ بِوَاسِطَةِ انْعِكَاسِ الْأَشِعَّةِ وَإِلَّا لَرَآهُ بِعَيْنِهِ بَلْ بِانْطِبَاعِ مِثْلِ الصُّورَةِ فِيهِمَا بِخِلَافِ الْمَرْئِيِّ فِي الْمَاءِ ؛ لِأَنَّ الْبَصَرَ يَنْفُذُ فِيهِ إذَا كَانَ صَافِيًا فَيَرَى نَفْسَ مَا فِيهِ وَإِنْ كَانَ لَا يَرَاهُ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ ؛ وَلِهَذَا كَانَ لَهُ الْخِيَارُ إذَا اشْتَرَى سَمَكَةً رَآهَا فِي مَاءٍ بِحَيْثُ تُؤْخَذُ مِنْهُ بِلَا حِيلَةٍ[75]

☆والنظر من وراء الزجاج يوجب حرمة المصاهرة بخلاف المرآة ؛ لأنه لم ير فرجها ، وإنما رأى عكس فرجها ، وكذا لو وقف على الشط فنظر إلى الماء فرأى فرجها لا يوجب الحرمة ولو كانت هي في الماء فرأى فرجها تثبت الحرمة[76]

☆(أو ماء هي فيه) احتراز عما إذا كانت فوق الماء فرآه من الماء كما يأتي---- قوله (لأن المرئي مثاله الخ) يشير إلى ما في الفتح من الفرق بين الرؤية من الزجاج والمرآة وبين الرؤية في الماء

---

[75]- تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ.مكان النشر القاهرة.
عدد الأجزاء 6*3

[76]- البحر الرائق شرح كنز الدقائق ج ٣ ص ١٠٥ تا ١٠٩زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـ/ سنة الوفاة 970هـ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت

ومن الماء حيث قال كأن العلة والله سبحانه وتعالى أعلم أن المرئي في المرآة مثاله لا هو وبهذا عللوا الحنث فيما إذا حلف لا ينظر إلى وجه فلان فنظره في المرآة أو الماء وعلى هذا فالتحريم به من وراء الزجاج بناى على نفوذ البصر منه فيرى نفس المرئي بخلاف المرآة ومن الماء وهذا ينفي كون الإبصار من المرآة والماء بواسطة انعكاس الأشعة وإلا لرآه بعينه بل بانطباع مثل الصورة فيهما بخلاف المرئي في الماء لأن البصر ينفذ فيه إذا كان صافيا فيرى نفس ما فيه وإن كان لا يراه على الوجه الذي هو عليه ولهذا كان له الخيار إذا اشترى سمكة رآها في ماء بحيث تؤخذ منه بلا حيلة اه وبه يظهر فائدة قول الشارح مثاله لا يناسب قول المصنف تبعا للدرر بالانعكاس ولهذا قال في الفتح وهذا ينفي الخ وقد يجاب بأنه ليس مراد المصنف بالانعكاس البناء على القول بأن الشعاع الخارج من الحدقة الواقع على سطح الصقيل كالمرآة والماء ينعكس من سطح الصقيل إلى المرئي حتى يلزم أنه يكون المرئي حينئذ حقيقته لأمثاله وإنما أراد به انعكاس نفس المرئي وهو المراد بالمثال فيكون مبنيا على القول الآخر ويعبرون عنه بالانطباع وهو أن المقابل للصقيل تنطبع صورته ومثاله فيه لا عينه ويدل عليه تعبير قاضيخان بقوله لأنه لم ير فرجها وإنما رأى عكس فرجها فافهم[77]

---

[77]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٣١ ٣٢- ابن

شہوت کب دونوں طرف ضروری ہے اور کب ایک طرف؟

☆البتہ چھونے اور دیکھنے میں ایک فرق یہ ہے کہ چھونے کی صورت میں فریقین میں سے کسی ایک طرف بھی شہوت کافی ہے ،دونوں کاشہوت میں ہوناضروری نہیں ہے جب کہ نظر سے دیکھنے کی صورت میں یک طرفہ شہوت کافی نہیں ہے:

وفي المضمرات أن شهوة أحدهما كافية إذا كان الآخر محل الشهوة فلا يشترط أن يكونا بالغين[78]

قوله (وتكفي الشهوة من إحداهما) هذا إنما يظهر في المس أما في النظر فتعتبر الشهوة من الناظر سواء وجدت من الآخر أم لا اه ط وهكذا بحث الخير الرملي أخذا من ذكرهم ذلك في بحث المس فقط

عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ - 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8.

[78]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٤٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرج آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4 - * تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 6*3

قال والفرق اشتراكهما في لذة المس كالمشتركين في لذة الجماع بخلاف النظر[79]

(قوله ووجود الشهوة من أحدهما كاف) قال الرملي أقول : قال في ملتقى الأبحر : وكذا اللمس بشهوة من أحد الجانبين ونظره إلى فرجها الداخل ونظرها إلى ذكره بشهوة وفي فتح القدير في بحث اللمس : ثم وجود الشهوة من أحدهما كاف ولم يذكروا ذلك في النظر فدل أنه لو لمسها ولم يشته هو واشتهت هي حال المس وعكسه تحرم المصاهرة بخلاف ما لو نظر إلى فرجها فاشتهت هي لا هو وعكسه والفرق اشتراكهما في لذة اللمس كالمشتركين في لذة الجماع بخلاف النظر فإنه لم يحصل ذلك في نظره لها بلا شهوة منه لها وفي نظرها إلى فرجه بلا شهوة منها له وإن اشتهت هي تأمل ، قلت : وقوله وإن اشتهت هي لا محل له هنا تأمل[80] .

☆ثبوت حرمت کے لئے شہوت کے ساتھ دیر تک چھونا ضروری نہیں ہے، بلکہ چند لمحے کا عمل بھی کافی ہے:

وَالدَّوَامُ على الْمَسِّ ليس بِشَرْطٍ لِثُبُوتِ الْحُرْمَةِ حتى قِيلَ إذَا

---

[79]-- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٣١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

[80]- البحر الرائق شرح كنز الدقائق ج ٣ ص ١٠٥ تا ١٠٩زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـ/ سنة الوفاة 970هـ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت

مَدَّ يَدَهُ إلَى امْرَأَةٍ بِشَهْوَةٍ فَوَقَعَتْ على أَنْفِ ابْنَتِهَا فَازْدَادَتْ شَهْوَتُهُ حَرُمَتْ عليه امْرَأَتُهُ وَإِنْ نَزَعَ يَدَهُ من سَاعَتِهِ كَذَا في الذَّخِيرَةِ[81]

شہوت اسی کے لئے پیدا ہو

☆شہوت کا ہدف خود وہی عورت یا مرد ہو یعنی اسی کے لئے شہوت برانگیختہ ہوئی ہو، اگر کسی دوسرے سبب سے شہوت موجود تھی اور اسی حالت میں اس نے صنف مخالف کو ہاتھ لگایا یا فرج داخل پر نظر ڈالی اور اس کی شہوت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوگی، کیونکہ اس شہوت کا رخ صنف مقابل کی طرف متوجہ نہیں ہے اس لئے یہ سبب وطی بھی نہیں ہے:

وَحَدُّ الشَّهْوَةِ أَنْ تَنْتَشِرَ آلَتُهُ أَوْ تَزْدَادَ انْتِشَارًا إنْ كَانَتْ مُنْتَشِرَةً حَتَّى قِيلَ إنَّ مَنْ انْتَشَرَتْ آلَتُهُ وَطَلَبَ امْرَأَتَهُ وَأَوْلَجَهَا بَيْنَ فَخِذَيْ ابْنَتِهَا لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ أُمُّهَا مَا لَمْ تَزْدَدْ انْتِشَارًا[82]

قلت ويشترط وقوع الشهوة عليها لا على غيرها لما في الفيض لو نظر إلى فرج بنته بلا شهوة فتمنى جارية مثلها فوقعت له الشهوة على البنت تثبت الحرمة وإن وقعت على من تمناها فلا[83]

---

[81]- الفتاوى الهندية (موافق للمطبوع) ج ١ ص ١٣٨ الناشر دار الفكرسنة النشر 1411هـ – 1991م مكان النشرعدد الأجزاء 6

[82]- تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 3*6

وإذا نَظَرَ الرَّجُلُ فَرْجَ ابْنَتِهِ بِغَيْرِ شَهْوَةٍ فَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ له جَارِيَةٌ مِثْلُهَا فَوَقَعَتْ منه شَهْوَةٌ مع وُقُوعِ بَصَرِهِ قالوا إنْ كانت الشَّهْوَةُ وَقَعَتْ على ابْنَتِهِ حَرُمَتْ عليه امْرَأَتُهُ وَإِنْ كانت الشَّهْوَةُ وَقَعَتْ على التي تَمَنَّاهَا لَا تَحْرُمُ لِأَنَّ نَظَرَهُ في هذه الصُّورَةِ إلَى فَرْجِ ابْنَتِهِ لم يَكُنْ عن شَهْوَةٍ كَذَا في فَتَاوَى قَاضِي خَانْ وَالذَّخِيرَةِ[84]

غلطی یا بھول سے بھی ہاتھ لگانا باعث حرمت ہے

☆البتہ شہوت کا ہدف ہونے کے لئے قصد شرط نہیں ہے بلکہ غلطی یا بھول سے بھی کوئی مرد کسی عورت کو یا کوئی عورت کسی مرد کو شہوت سے چھولے تو حرمت ثابت ہو جائے گی:

سواء كان عمدا أو سهوا أو خطأ أو كرها حتى لو أيقظ زوجته ليجامعها فوصلت يده ابنته منها فقرصها بشهوة وهي ممن تشتهى لظن أنها أمها حرمت عليه الأم حرمة مؤبدة ولك أن تصورها من جانبها بأن أيقظته هي كذلك فقرصت ابنه من غيرها[85]

---

[83]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٣١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

[84]- الفتاوى الهندية (موافق للمطبوع) ج ١ ص ١٣٨ الناشر دار الفكرسنة النشر 1411هـ – 1991م مكان النشرعدد الأجزاء 6 -

[85]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٣٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرح آياته وأحاديثه خليل عمران

چھونے یا دیکھنے سے انزال ہو جائے تو حرمت ثابت نہ ہو گی

☆ بوس و کنار یا چھونے اور دیکھنے کے بعد انزال نہ ہو، اگر انزال ہو جائے تو حرمت ثابت نہ ہو گی، اس لئے کہ اب یہ باعث وطی نہیں رہا، اسی پر فتویٰ ہے[86]۔

ولو أنزل مع المس أو النظر لا تثبت الحرمة لأنه تبين بإنزاله أنه غير داع إلى الوطء الذي هو سبب الجزئية و هو الصحيح احترازا عما قيل تثبت لأن بمجرد المس بشهوة تثبت الحرمة والإنزال لا يوجب رفعها بعد الثبوت والمختار أن لا تثبت بناء على أن الأمر موقوف حال المس إلى ظهور عاقبته إن ظهر أنه لم يترل حرمت وإلا فلا كما في الفتح[87]

المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ – 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4 ۔ * تبين الحقائق شرح كتر الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 6*3 ۔

[86]- الفتاوى الهندية 1 / 274 – 275 .

[87]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٤٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرج آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ – 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4 ۔ * تبين الحقائق شرح كتر الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 6*3

جسم پر کوئی حائل ہو تو حرمت ثابت نہ ہو گی

☆ایک بڑی شرط یہ ہے کہ جسم پر بلاحائل کے ہاتھ لگائے یا بوسہ لے کوئی کپڑا وغیرہ درمیان میں نہ ہو، یا کپڑا اتنا باریک ہو جو جسم کی حرارت دوسرے تک پہونچنے کے لئے مانع نہ ہو، اگر درمیان میں موٹا کپڑا حائل ہو تو حرمت ثابت نہ ہو گی۔

ولو مسها وعليه ثوب إن منع وصول حرارتها إلى يده لا تثبت الحرمة ، وإن لم تمنع تثبت ؛ ولو أخذ يدها ليقبلها بشهوة فلم يفعل حرمت على ابنه[88]

وكذا يوجبها المس ولو بحائل ووجد حرارة الممسوس[89]

اسی لئے فقہاء نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کسی نے عضو تناسل پر کپڑا لپیٹ کر وطی کی جس سے ایک دوسرے کے بدن کی حرارت محسوس نہیں ہوئی تو حرمت ثابت نہ ہو گی۔

وليفيد أنه لا بد أن يكون بغير حائل يمنع وصول الحرارة فلو

88- **الاختيار لتعليل المختارج ٣ ص ١٠١ المؤلف : عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي دار النشر : دار الكتب العلمية – بيروت / لبنان – 1426 هـ – 2005 م الطبعة : الثالثة تحقيق : عبد اللطيف محمد عبد الرحمن عدد الأجزاء / 5**

89- **مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٤٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرج آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ – 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4**

جامعها بخرقة على ذكره لا تثبت الحرمة كما في الخلاصة[90]

قوله (بحائل لا يمنع الحرارة) أي ولو بحائل الخ فلو كان مانعا لا تثبت الحرمة كذا في أكثر الكتب وكذا لو جامعها بخرقة على ذكره فما في الذخيرة من أن الإمام ظهير الدين يفتي بالحرمة في القبلة على الفم والذقن والخد والرأس وإن كان على المقنعة محمول على ما إذا كانت رقيقة تصل الحرارة معها[91]

بدن پر لگے ہوئے بال بھی جسم کا حصہ ہیں

☆عورت کے وہ بال جو جسم سے لگے ہوئے ہوں وہ بھی جسم ہی کا حصہ ہیں ان پر بوسہ لینا جسم پر بوسہ لینے کے حکم میں ہے،البتہ لٹکے ہوئے بالوں کو چھونے یابوسہ لینے سے حرمت ثابت نہ ہوگی:

ولو مس شعرامرأة بشهوة حرمت عليه أمها وبنتها لأنه من أجزاء بدنها[92]

---

[90]- البحر الرائق شرح كنز الدقائق ج ٣ ص ١٠٥ تا ١٠٩زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـ/ سنة الوفاة 970هـ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت

[91]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٣١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8

[92]- الاختيار لتعليل المختارج ٣ ص ١٠١ المؤلف : عبد الله بن محمود بن مودود الموصلي الحنفي دار النشر : دار الكتب العلمية – بيروت / لبنان – 1426 هـ – 2005 م
الطبعة : الثالثة تحقيق : عبد اللطيف محمد عبد الرحمن عدد الأجزاء / 5

لو مس شعر امرأة عن شهوة قالوا : لا تثبت حرمة المصاهرة ، وذكر في الكيسانيات أنها تثبت ا هـ .وينبغي ترجيح الثاني ؛ لأن الشعر من بدنها من وجه دون وجه كما قدمناه في الغسل فتثبت الحرمة احتياطا كحرمة النظر إليه من الأجنبية ولذا جزم في المحيط بثبوتها وفصل في الخلاصة : فما على الرأس كالبدن بخلاف المسترسل[93]

شرائط مصاہرت علت ولدیت کے ساتھ مربوط ہیں

☆واضح رہے کہ مصاہرت کے مسئلے میں حنفیہ کی تمام شرطیں ایک علت (یعنی جزئیت وولدیت یاسبب ولدیت) کے گرد گھوم رہی ہیں ،یعنی جس طرح رضاعت بچہ کے واسطہ سے جزئیت پیدا کرتی ہے،اسی طرح وطی سبب ولدیت ہے اور بچہ کے واسطے سے واطی اور موطوءہ ایک دوسرے کے جزو بن جاتے ہیں ،اورجزو سے استفادہ جائز نہیں ہے،اور ولد یا وطی ایک امر باطن ہے اس لئےلوگوں کی سہولت کے لئے اسباب وطی کو ان کا قائم مقام کردیاگیا۔۔۔۔۔وطی سے لیکر نظروں کے کھیل اور بوس وکنار تک کی ہرصورت اسی علت کے ساتھ مربوط ہے،اورمذکورہ بالا تمام شرطیں اسی علت کی تنقیح وتحقیق کے لئے عائد کی گئی ہیں،جیساکہ اوپر ہر شرط کے ضمن میں اس بات کی نشاندہی کی

---

[93]- البحر الرائق شرح كتر الدقائق ج ٣ ص ١٠٥ تا ١٠٩زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـ/ سنة الوفاة 970هـ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت

گئی ہے ،اور مختلف صورتوں میں فقہاء حنفیہ کے یہاں جو اختلاف روایات پایا جاتا ہے وہ بھی اسی علت کی تنقیح پر مبنی ہے، ہمیں آج کے حالات میں آج کی صورتوں کی تنقیح کرنی ہوگی کہ علت ولدیت کے وجود کے امکانات کن صورتوں میں پائے جاتے ہیں اور کن میں نہیں؟

مسلک حنفی پر عمل کرنے میں کوئی دشواری نہیں

شرائط کی یہ تفصیلات بتاتی ہیں کہ حنفیہ مصاہرت کے باب میں گو کہ دیگر مکاتب فقہ کے بالمقابل بظاہر سخت اور محتاط رائے رکھتے ہیں، لیکن وہ اتنی شرطوں کی سنگینیوں میں گھری ہوئی ہے کہ عام حالات میں ان کا پورا ہونا آسان نہیں ہے ،اور زندگی کے جن مسائل کا حوالہ دیا جاتا ہے اور جن پریشانیوں کا تذکرہ کرکے مسلک حنفی سے عدول کا عندیہ دیا جاتا ہے ،ان میں سے اکثر بے موقع اور بے محل ہیں، یا یہ کہ پوری دقت نظر کے ساتھ حالات کو ان شرطوں پر تطبیق دینے کی کوشش نہیں کی گئی ، صرف نقطۂ نظر کے ظاہری ڈھانچہ کو دیکھ کر یہ تصور قائم کرلیا گیا کہ موجودہ حالات میں مسلک حنفی پر عمل کرنا بڑی دشواریوں کا باعث ہے ،لیکن ان حالات کا الگ الگ جائزہ نہیں لیا گیا کہ احناف کی شرطوں پر ان میں سے کون کون سی شکلیں پوری اترتی ہیں ،۔۔۔۔۔۔میرا احساس یہ ہے کہ انصاف اور حقیقت پسندی سے ماوراء ہوکر حنفیہ کے اس نقطۂ نظر کو خواہ مخواہ شدت پسندی کی نسبت سے مشہور کیا گیا، اور اس کے بارے میں قانونی نزاکتوں اور بنیادی شرطوں

کو نظر انداز کر دیا گیا۔

آج جن مشکلات کا حوالہ دیا جاتا ہے گو کہ وہ غیر اسلامی تہذیب کی تقلید کی پیداوار ہیں، اور اسلامی تہذیب سے ارتداد کے نتیجے میں یہ حالات درآمد ہوئے ہیں، شریعت میں اس طرح کی مصنوعی اور خود ساختہ مشکلات کی اصلاً کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ ان کو حقیقی ضیق یا اضطرار کا درجہ دیا جاسکتا ہے، لیکن اس کے باوجود احناف نے جو شرطیں مقرر کی ہیں ن کو بھی پیش نظر رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود مسلک حنفی سے ہی بآسانی حل ہو جائیں گے اور کسی مسلک فقہی کی طرف عدول کرنے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

ہمارے سامنے جو سوالنامہ ہے وہ بھی اسی رخ پر تیار کیا گیا ہے، اس میں موجودہ حالات کا پورا عکس موجود ہے، مثلاً یہ سوال:

مسلک حنفی سے عدول کی ضرورت نہیں ہے

(۴) اگر کوئی واقعہ ایسا پیش آجائے کہ جس سے حرمت مصاہرت کا ثبوت فقہ حنفی کے اعتبار سے ہو جاتا ہے، لیکن زوجین کے درمیان علٰحدگی کی صورت میں بچوں کے ضائع ہونے یا بیوی کے بہت زیادہ مصیبت میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو کیا مجبوراً اس بارے میں مذہب غیر پر فتویٰ یا فیصلہ کیا جاسکتا ہے؟

حاجت و ضرورت کی صورت میں مذہب غیر پر فتویٰ دینا ایک اصولی بات ہے، جس کی مذہب میں پوری گنجائش موجود ہے، اور ہمیشہ امت کا اس پر تعامل بھی

رہا ہے، لیکن کسی مخصوص واقعہ کے پس منظر میں اس کی گنجائش نہیں ہے ،جب تک کہ وہ بہت سے لوگوں کا مسئلہ نہ بن جائے ، چند واقعات کے تناظر میں عدول عن المسلک کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔۔۔۔لہذا حرمت مصاہرت کی وہ کون سی صورت ہے -جس میں ابتلاء عام ہے اور لوگوں کے لئے مسلک حنفی کی روشنی میں دشواریاں درپیش ہیں–جب تک اس کا تعین نہیں ہوجاتا کوئی رائے قائم نہیں کی جاسکتی کہ مذہب غیر پر فتویٰ دینے کی اجازت ہوگی یا نہیں ؟

بہو کے ساتھ جنسی چھیڑ چھاڑ کا حکم

(۵)اگر خسر بہو کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرے تو اس بہو کے اپنے شوہر پر حرام ہونے کی علت اور اس کی شرائط کیا ہیں ؟اور کیا یہ علت منصوص ہے یا مجتہد فیہ ہے ؟اور اس بارے میں دیگر ائمۂ کرام کا موقف کیا ہے ؟

خسر کا بہو کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا اخلاقی گراوٹ کی بدترین مثال ہے ،جس کو اسلام ہی نہیں دنیا کے ہر مقدس مذہب اور مہذب سماج میں مذموم ماناجاتاہے ،اور اس ذہنیت کے لوگوں کو نفرت کی نظر سے دیکھاجاتاہے ،ظاہر ہے کہ اس طرح کی حرکت کرنے والے کے ساتھ رعایت کا کوئی قائل نہیں ہے۔۔۔۔۔اچھے معاشرہ میں اس طرح کے واقعات بہت کم پیش آتے ہیں،علاوہ یہ کھلی معصیت بھی ہے ،۔۔۔۔اور بہت ہی ادب کے ساتھ مجھے یہ کہنے کی اجازت دی جائے کہ ایسے واقعات کو کسی موقر علمی اجتماع کے لئے غور وفکر

کاموضوع بنانے کی ضرورت نہیں تھی،اور نہ ان کی بناپر مذہب حنفی سے عدول کرنے کی کوئی حاجت ہے۔۔۔۔۔۔علماء کی ہر گزیہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ مسخ شدہ ذہنیتوں کی سہولتوں کے لئے شرعی تحریمات کی تاویلات پیش کریں۔

چھیڑ چھاڑ سے کیامراد ہے ؟اگر اس سے مراد جنسی چھیڑ چھاڑ ہے، مثلاً بوس وکناروغیرہ تو یہ جزئیہ صراحت کے ساتھ کتب حنفیہ میں موجود ہے کہ اگر یہ دست درازی شہوت کے ساتھ ہو، آثار وقرائن شہوت کی تکذیب نہ کرتے ہوں ،اسی طرح کپڑے کے اوپر سے نہ ہوں وغیرہ مذکورہ بالا تمام شرطیں پائی جاتی ہوں تو خسر کی اس حرکت سے عورت اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی:

إذاقبل امرأة ابنه بشهوة،أوقبل الأب امرأة ابنه بشهوة وهي مكرهة۔۔۔۔۔كان عن شهوة وقعت الفرقة [94]

بلکہ بعض احادیث اور آثار صحابہ وتابعین میں بھی اس کا ذکر موجود ہے جن کے حوالے پیچھے گذر چکے ہیں۔

مالکیہ اور شافعیہ اس رائے کے قائل نہیں ہیں،ان کے نزدیک کوئی حرام چیز حلال کو حرام نہیں کرسکتی، مقدمات زنا کے بارے میں حنابلہ کے دونوں طرح کے قول ہیں(تفصیل پہلے آچکی ہے)۔

اس کی علت کاذکر بھی پہلے گذر چکاہے کہ یہ چھیڑ چھاڑ زناتک پہونچاتی

---

[94]- المحيط البرهانی ج ۳ ص ۱۷۰تا۱۷۴ المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر الشهيد النجاري برهان الدين مازه المحقق :الناشر:دار إحياء التراث العربي الطبعة :عدد الأجزاء : 11

ہے اور زنا سبب ولدیت ہے اور ولدیت سبب جزئیت ہے ،اور جزئیت باعث حرمت ہے،اور اسی علت کی بنیاد پر شہوت، محل شہوت،عدم حائل، آثار و قرائن ،مرد کی تصدیق وغیرہ شرطیں لگائی گئی ہیں ،تاکہ اس کی سببیت جزئیت متحقق ہو جائے ،۔۔۔ورنہ چھیڑ چھاڑ کبھی کپڑے کے اوپر دست درازی سے بھی ہوتی ہے، کبھی گفتگو اور بے جا نظر بازی سے بھی ہوتی ہے وغیرہ لیکن ظاہر ہے کہ اس طرح کی چھیڑ چھاڑ باعث تحریم نہیں ہے اس لئے کہ یہ مفضی الی الوطی نہیں ہے۔

حرمت مصاہرت کی جو علت ابھی مذکور ہوئی اس کی تخریج حنفیہ نے کی ہے،یہ مجتہد فیہ ہے، منصوص نہیں ہے ورنہ ائمۂ کرام میں اختلاف نہ ہوتا۔

لیکن حنفیہ کی تائید ان احادیث اور آثار صحابہ سے ہوتی ہے جن میں عورت کی شرمگاہ دیکھنے یا اس کو شہوت کے ساتھ چھونے وغیرہ پر تحریم کا اثبات کیا گیا ہے، مثلاً:

حدثناجرير بن عبدالحميد,عن حجاج,عن أبي هانئ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:من نظر إلى فرج امرأة لم تحل له أمها ولا ابنتها[95]

عن مالك أنه بلغه أن عمر بن الخطاب وهب لابنه جارية

95- مُصنف ابن أبي شيبة ج ۴ص۱٦٦حديث نمبر:16490 المصنف : أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي (159 ــ 235 هــ)تحقيق : محمد عوامة.ملاحظات :ــ رقما الجزء والصفحة يتوافقان مع طبعة الدار السلفية الهندية القديمة.ــ ترقيم الأحاديث يتوافق مع طبعة دار القبلة.-

،فقال له:لاتمسها فإني قد كشفتها[96]

اس طرح یہ یگونہ منصوص مسائل میں سے ہے اور منصوص مسائل میں خود ان کے اپنے حکم کے لئے تخریج علت کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی، یہ اصول فقہ میں معروف اور مسلم ہے:

الأصل أن النص يحتاج إلى التعليل بحكم غيره لا بحكم نفسه[97]

الوداعی یا استقبالیہ ملاقاتوں پر پیشانی چومنے یا معانقہ کرنے کا حکم

(٦) بعض معاشرہ میں یہ دستور ہے کہ جب شادی شدہ لڑکی سسرال سے میکہ آتی ہے تو والد کی پیشانی چومتی ہے اور والد بھی اس کی پیشانی چومتا ہے، اور بعض دفعہ بیٹی باپ سے چمٹ جاتی ہے، اور باپ اس سے معانقہ کرتا ہے، اور کبھی بھائی کے ساتھ بھی یہ صورت پیش آتی ہے، جب کہ اس وقت بظاہر دونوں طرف سے شہوت کا احساس نہیں ہوتا تو اس عمل کی وجہ سے حرمت مصاہرت کے ثبوت کا فتویٰ دیا جائے گا یا نہیں؟

---

[96]- معرفة السنن والآثار ج ١١ ص ٣٣٣ حديث نمبر : 4388 المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى : 458هـ)
مصدر الكتاب : موقع جامع الحديث [الكتاب مرقم آليا غير موافق للمطبوع]

[97]- قواعد الفقه ـ للبركتي ج ١ ص ٢ المؤلف / محمد عميم الإحسان المجددى البركتى عدد الأجزاء / 1 دار النشر / الصدف / ببلشرز الكتاب / موافق للمطبوع

اس صورت میں اگر دونوں میں سے کوئی شہوت کا مدعی نہیں ہے تو فقہ حنفی کے مطابق حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو گی، اس لئے کہ:

☆ اولاً شہوت موجود نہیں ہے، جو ثبوت مصاہرت کے لئے اولین شرط ہے:

قال في الفتح وثبوت الحرمة بلمسها مشروط بأن يصدقها ويقع في أكبر رأيه صدقها وعلى هذا ينبغي أن يقال في مسه إياها لا تحرم على أبيه وابنه إلا أن يصدقاه أو يغلب على ظنهما صدقه ثم رأيت عن أبي يوسف ما يفيد ذلك اه[98]

☆ دوسرے قرائن واحوال شہوت کی نفی کرتے ہیں، کیونکہ رخصتی یا آمد وغیرہ کے مواقع عموماً شہوت کے سفلی جذبات سے پاک ہوتے ہیں۔

☆ نیز یہ ملاقاتیں بر سر مجلس ہوتی ہیں، جب کہ شہوت والی ملاقاتیں تنہائی کی متقاضی ہیں، فقہاء نے جہاں جہاں تقبیل کی بات لکھی ہے وہ تنہائی کی تقبیلات ہیں، اور وہ بھی عورت کا دعویٰ آنے کے بعد مرد شہوت کا منکر ہو تو کن صورتوں میں اس کی تصدیق کی جائے گی اور کن میں نہیں؟ ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے، ان عبارتوں کی مصداق یہ مجلسی ملاقاتیں ہرگز نہیں ہیں، اس لئے کہ ان

---

[98]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٣١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ - 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

میں کئی نگاہیں دیکھ رہی ہوتی ہیں ،عام حالات میں اس طرح کی باتوں کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

البتہ یہ ممکن ہے کسی کمزور طبیعت شخص کو ملاقات کے بعد جب الگ ہوں تو شہوت کا احساس بیدار ہو، لیکن اولاً جب تک شہوت کا دعویٰ سامنے نہ آئے یہ شبہ قابل اعتناء نہیں ہے ،دوسرے علیحدگی کے بعد پیدا ہونے والی شہوت حرمت مصاہرت میں مؤثر نہیں ہے:

فلو مس بغير شهوة ثم اشتهى عن ذلك المس لا تحرم عليه[99]

☆اور ایک اہم بات یہ ہے کہ تنہائی کی ملاقاتوں میں بھی اگر بوسہ پیشانی پر یا کپڑوں کے اوپر لیا جاتا ہے ،یا کپڑوں سمیت (جو عموماً شادی بیاہ کے مواقع پر کافی موٹے ہوتے ہیں)معانقہ کیا جائے تو مصاہرت کی شرط پوری نہ ہونے کی بنا پر حرمت ثابت نہ ہوگی۔۔۔۔اسی طرح لڑکی اگر مرد کی شہوت کا دعویٰ کرے اور بوسہ لینے والا منکر ہو تو اس صورت میں بھی بغیر ثبوت لڑکی کی بات معتبر نہ ہوگی ،اور حرمت ثابت نہ ہوگی۔

---

[99]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٣٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرج آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4

☆فقہاء میں اس باب جو اختلاف رائے پایا جاتا ہے وہ منہ ،رخسار اور ہونٹوں پر بوسہ لینے کے معاملے میں ہے جب کہ درمیان میں موٹا کپڑا حائل نہ ہو ،اور مجلس عام کی ملاقات نہ ہو، پیشانی میں باتفاق فقہاء حنفیہ عدم شہوت کے دعویٰ کی تصدیق کی جائے گی:

وفي التقبيل اختلف فيه قيل لا يصدق لأنه لا يكون إلا عن شهوة غالبا فلا يقبل إلا أن يظهر خلافه بالانتشار ونحوه وقيل يقبل وقيل بالتفصيل بين كونه على الرأس والجبهة والخد فيصدق أو على الفم فلا والأرجح هذا إلا أن الخد يتراءى إلحاقه بالفم اه وقوله إلا أن يظهر إلخ حقه أن يذكر بعد قوله وقيل يقبل كما لا يخفى ولم يذكر المس وقدمنا عن الذخيرة أن الأصل فيه عدم الشهوة مثل النظر فيصدق إذا أنكر الشهوة إلا أن يقوم إليها منتشرا أي لأن الانتشار دليل الشهوة وكذا إذا كان المس على الفرج كما مر عن الحدادي لأنه دليل الشهوة غالبا[100]

تنہائی میں ہونٹوں یارخساروں پر بے پردہ بوسہ دینا یا بے پردہ شرمگاہ پر ہاتھ رکھنا یقیناً شہوانی عمل ہے اور ان میں شہوت ہی اصل ہے:

---

[100]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ۳ ص ۴۱ ۳۲- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

قوله (على الصحيح جوهرة) الذي في الجوهرة للحدادي خلاف هذا فإنه قال لو مس أو قبل وقال لم أشته صدق إلا إذا كان المس على الفرج والتقبيل في الفم اه وهذا هو الموافق لما سينقله الشارح عن الحدادي ولما نقله عنه في البحر قائلا ورجحه في فتح القدير وألحق الخد بالفم اه[101]

لیکن فقہاء نے صراحت کی ہے کہ اگر ان میں بھی شہوت میں شک واقع ہو جائے یا یہ کہ حالات و قرائن شہوت کی نفی کریں تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو گی، اس کی مثال دیتے ہوئے فقہاء نے لکھا ہے کہ مثلاً جھگڑا کرتے ہوئے کوئی ساس اپنے داماد کا عضو تناسل پکڑ لے، اور کہے کہ میں نے یہ عمل شہوت سے نہیں کیا تو حرمت ثابت نہیں ہو گی:

والمعنى حرمت امرأته إذا لم يظهر عدم اشتهاء وهو صادق بظهور الشهوة وبالشك فيها أما إذا ظهر عدم الشهوة فلا تحرم ولو كانت القبلة على الفم اه [102]

ولو أخذت امرأة ذكر ختنها في الخصُومة وشدته وقالت:

---

[101]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٤١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

[102]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٤١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

كان عن غير شهوة صدّقت------وإن اختلفا فالقول قول الزوج؛ لأنه ينكر ثبوت الحرمة فالقول قول المنكر[103]

باپ اگر اپنی بیٹی کے چہرہ یا پیشانی پر بوسہ دے

(۷)اگر کوئی باپ اپنی مشتہاۃ بیٹی کے چہرہ یاپیشانی پر بوسہ دے اور یہ دعویٰ کرے کہ بوسہ دیتے وقت اسے شہوت نہ تھی تو اس کے دعویٰ کی تصدیق کی جائے گی، بشرطیکہ آثارو قرائن اس کے خلاف نہ ہوں،اس لئے کہ باپ اور بیٹی کے رشتے میں اصل عدم شہوت ہے،اور خاص مواقع پر بچوں کو لاڈ پیار کرنے یادعائیں دینے کا یہ طریقہ معہود رہاہے،جیساکہ محدث ابن المنذر نیشاپوریؒ کے اس بیان سے ظاہر ہوتاہے:

قال أبو بكر:وقد أجمع كل من حفظ عنه من أهل العلم على أن لا وضوء على الرجل إذا قبل أمه أو ابنته أو أخته إكراما لهن وبرا عند قدوم من سفر[104]

اس لئے فقط بوسہ کالفظ سن کراس کوشہوت ہی پر محمول کرنا مناسب نہیں ہے،کیونکہ شہوت کوئی ایسی چیز نہیں جو مخفی رہ سکے فریقین یادوسرے شخص پر بھی

---

[103]- المحيط البرهاني ج ۳ ص ۱۷۰ تا ۱۷۴ المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر الشهيد النجاري برهان الدين مازه المحقق :الناشر : دار إحياء التراث العربي الطبعة : عدد الأجزاء:11

[104]- الأوسط لابن المنذر ج ۱ ص ۲۴ حديث نمبر:۱۶المؤلف : أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري (المتوفى : 319هـ)مصدر الكتاب : موقع جامع الحديث

مختلف ذرائع سے یہ چیز واضح ہو جاتی ہے:

لأن الشهوة مما يوقف عليه بتحرك العضو ممن يتحرك عضوه أو بآثار أخر ممن لا يتحرك عضوه اه [105]

☆علاوہ باپ بیٹی کے رشتہ کا تقدس اس بات کا متقاضی ہے کہ دلیل شہوت کے بغیر اس کو شہوت پر محمول نہ کیا جائے، اگر منہ پر بوسہ لینے میں اصل شہوت بھی ہو تو یہ اجنبیوں کے حق میں ہے محارم بالخصوص باپ بیٹی یاماں بیٹوں کے درمیان نہیں، ان کے درمیان اصل عدم شہوت ہے، وہ بچپن سے چہرہ پر پیار سے بوسہ لیتے چلے آئے ہیں، اس عمل کو اسی کا اعادہ تصور کرنا چاہیئے، الا یہ کہ ثبوت شہوت کی کوئی دلیل سامنے آجائے، فقہاء کی مختلف جزئیات اور تطبیقات کے پیش نظر یہی قول عدل محسوس ہوتا ہے:

وظاهره ترجيح الإطلاق في التقبيل لكن علمت التصريح بترجيح التفصيل قوله (حرمت عليه امرأته الخ) أي يفتى بالحرمة إذا سئل عنها ولا يصدق إذا ادعى عدم الشهوة إلا إذا ظهر عدمها بقرينة الحال وهذا موافق لما تقدم عن القهستاني والشهيد ومخالف لما نقلناه عن الجوهرة ورجحه في الفتح وعلى هذا فكان الأولى أن يقول لا تحرم ما لم تعلم الشهوة أي بأن قبلها منتشرا أو على الفم فيوافق

---

[105]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٤١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8

ما نقلناه عن الفيض ولما سيأتي أيضا وحينئذ فلا فرق بين التقبيل والمس[106]۔

بیٹی کو بیوی سمجھ کر ہاتھ لگا دینے کا حکم

(۸)اگر کوئی باپ اپنی مشتہاۃ بیٹی کو بیوی سمجھ کر ہاتھ لگا دے تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو گی یا نہیں؟

فقہاء کے یہاں یہ مسئلہ بھی صراحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حکم علی الااطلاق نہیں ہے بلکہ ثبوت حرمت کے لئے ضروری ہے کہ ہاتھ ایسے مقام پر لگائے جہاں کپڑا موجود نہ ہو یا اتنا باریک ہو کہ جسم کی گرمی ہاتھ کو محسوس ہو، نیز ہاتھ لگاتے ہی شہوت پیدا ہو جائے، یا پہلے سے شہوت ہو تو اس میں اضافہ ہو جائے،۔۔۔۔اگر ایسا نہ ہو مثلاً موٹی چادر یا کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگایا یا ہاتھ لگاتے وقت شہوت پیدا نہ ہوئی، یا جو شہوت پہلے سے تھی اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا، یا ہاتھ ہٹانے کے بعد شہوت پیدا ہوئی یا اس میں اضافہ ہوا تو ان صورتوں میں حرمت پیدا نہ ہو گی:

سواء كان عمدا أو سهوا أو خطأ أو كرها حتى لو أيقظ زوجته ليجامعها فوصلت يده ابنته منها فقرصها بشهوة وهي ممن

---

[106]-- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ۳ ص ۴۱ ۳۲- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ - 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8

تشتهى لظن أنها أمها حرمت عليه الأم حرمة مؤبدة ولك أن تصورها من جانبها بأن أيقظته هي كذلك فقرصت ابنه من غيرها[107]

وَحَدُّ الشَّهْوَةِ أَنْ تَنْتَشِرَ آلَتُهُ أَوْ تَزْدَادَ انْتِشَارًا إنْ كَانَتْ مُنْتَشِرَةً حَتَّى قِيلَ إنَّ مَنْ انْتَشَرَتْ آلَتُهُ وَطَلَبَ امْرَأَتَهُ وَأَوْلَجَهَا بَيْنَ فَخِذَيْ ابْنَتِهَا لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ أُمُّهَا مَا لَمْ تَزْدَدْ انْتِشَارًا[108]

قلت ويشترط وقوع الشهوة عليها لا على غيرها لما في الفيض لو نظر إلى فرج بنته بلا شهوة فتمنى جارية مثلها فوقعت له الشهوة على البنت تثبت الحرمة وإن وقعت على من تمناها فلا[109]

وإذا نَظَرَ الرَّجُلُ فَرْجَ ابْنَتِهِ بِغَيْرِ شَهْوَةٍ فَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ له جَارِيَةٌ مِثْلُهَا فَوَقَعَتْ منه شَهْوَةٌ مع وُقُوعِ بَصَرِهِ قالوا إنْ كانت

---

[107]- مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحرج ١ ص ٤٨٢ عبد الرحمن بن محمد بن سليمان الكليبولي المدعو بشيخي زاده سنة الولادة / سنة الوفاة 1078هـ تحقيق خرج آياته وأحاديثه خليل عمران المنصور الناشر دار الكتب العلمية سنة النشر 1419هـ - 1998م مكان النشر لبنان/ بيروت عدد الأجزاء 4 - * تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦ تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 6*3 -

[108]- تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦ تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 6*3

[109]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٣١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ - 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

الشَّهْوَةُ وَقَعَتْ على ابْنَتِهِ حَرُمَتْ عليه امْرَأَتُهُ وَإِنْ كانت الشَّهْوَةُ وَقَعَتْ على التي تَمَنَّاهَا لَا تَحْرُمُ لِأَنَّ نَظَرَهُ في هذه الصُّورَةِ إلَى فَرْجِ ابْنَتِهِ لم يَكُنْ عن شَهْوَةٍ كَذَا في فَتَاوَى قَاضِي خَانْ وَالذَّخِيرَةِ[110]

رخصتی کے وقت ماں کا اپنے جوان بیٹے کے رخسار پر بوسہ لینا

(۹)اسی طرح اگر رخصت کرنے کے موقعہ پر ماں اپنے جوان بیٹے کے رخسار پر بوسہ لے تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی،الا یہ کہ دلیل سے شہوت ظاہر ہوجائے۔

☆ماں کے لئے اس طرح اپنے بیٹے کو چومنا یا بوسہ لینا عام حالات میں شرعاً ناجائز نہیں ہے،بلکہ سلف سے اس کا رواج چلا آرہاہے،اس کو دعا اور پیار کی علامت تصور کیا جاتاہے،جیسا کہ محدث ابن المنذر نیشاپوریؒ کے حوالے سے اوپر گذر چکاہے:

قال أبو بكر:وقد أجمع كل من حفظ عنه من أهل العلم على أن لاوضوء على الرجل إذاقبل أمه أوابنته أوأخته إكراماهن وبراعند قدوم من سفر[111]

[110]- الفتاوى الهندية (موافق للمطبوع) ج ١ ص ١٣٨ الناشر دار الفكرسنة النشر 1411هـ – 1991م مكان النشرعدد الأجزاء 6 -

[111]- الأوسط لابن المنذر ج ١ ص ٢٤ حديث نمبر:٦١المؤلف : أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري (المتوفى : 319هـ)مصدر الكتاب : موقع جامع الحديث

اس لئے اس عمل کو خواہ مخواہ شہوت پر محمول کرکے ناجائز بنانے کی کوشش کرنا مناسب نہیں ہے ، البتہ عمر کے بڑھنے کے ساتھ پیار ومحبت کے طریقے کو بدل لینا مناسب ہے، تاکہ شکوک وشبہات اور اندیشوں کو راہ نہ مل سکے۔

موبائل کے فحش مناظر دیکھتے ہوئے ماں یا بیٹی کو ہاتھ لگا دینا

(۱۰) آج شہوت کو ابھارنے والے وسائل بہت ہیں، اس پس منظر میں سوال یہ ہے کہ اگر کوئی جوان بیٹا موبائل میں فحش چیزیں دیکھ رہا تھا، اور شہوت ابھری ہوئی تھی، اسی دوران وہ اپنی ماں یا بیٹی یا بہن وغیرہ کو بلا حائل ہاتھ لگا دے تو کیا اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو گی؟

سوال ۹ کے تحت اس کا جواب آچکا ہے کہ اگر ہاتھ لگانے کے بعد پچھلی شہوت میں اضافہ ہو جائے تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی، چاہے اس نے غلطی یا بھول سے ہی ہاتھ لگایا ہو، اور اگر پچھلی شہوت بدستور قائم رہی، اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا تو حرمت ثابت نہیں ہو گی:

قلت ويشترط وقوع الشهوة عليها لا على غيرها لما في الفيض لو نظر إلى فرج بنته بلا شهوة فتمنى جارية مثلها فوقعت له الشهوة على البنت تثبت الحرمة وإن وقعت على من تمناها فلا[112]

---

[112]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ۳ ص ۴۱ ۳۲- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8-

إِنَّ مَنْ انْتَشَرَتْ آلَتُهُ وَطَلَبَ امْرَأَتَهُ وَأَوْلَجَهَا بَيْنَ فَخِذَيْ ابْنَتِهَا لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ أُمُّهَا مَا لَمْ تَزْدَدْ انْتِشَارًا[113]

کسی خاتون کا فحش ویڈیو یا تصویر دیکھنے کا حکم

(۱۱) اگر کسی متعین عورت کی فحش ویڈیو اس طرح بنالی جائے کہ اس کے پوشیدہ اعضاء بالکل واضح نظر آرہے ہوں تو اس ویڈیو کو دیکھنے سے مذکورہ عورت سے حرمت مصاہرت ثابت ہوگی یا نہیں؟

یہ مسئلہ بھی قدیم ہے، اور ہمارے فقہاء بہت پہلے اس کے جواب سے فارغ ہوچکے ہیں، عورت کا اندرونی فرج شہوت کے ساتھ دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے مگر اس کے ثبوت کے لئے شرط یہ ہے کہ بلاحائل بعینہ اصل شے پر نگاہ ڈالی جائے یا درمیانی حائل اتنا شفاف ہو کہ اصل شے پر نگاہ ڈالنے میں کوئی دقت نہ ہو، یعنی حقیقی منظر سامنے ہو، مگر اس کا عکس یا تصویر یا ویڈیو دیکھنے سے حرمت ثابت نہ ہوگی، اس لئے کہ مصاہرت کی علت سبب مفضی الی الوطی ہے، عکس، تصویر یا ویڈیو دیکھنے سے اس مجلس کی حد تک یہ خطرہ نہیں ہے، جب تک کہ اصل چیز سامنے موجود نہ ہو، اور اختتام شہوت کے بعد کی رویت کا اعتبار نہیں:

---

[113]- تبين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هـ. مكان النشر القاهرة. عدد الأجزاء 3*6

☆وَالنَّظَرُ مِنْ وَرَاءِ الزُّجَاجِ يُوجِبُ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ بِخِلَافِ الْمِرْآةِ وَلِذَا لَوْ وَقَفَتْ عَلَى الشَّطِّ فَنَظَرَ إلَى الْمَاءِ فَرَأَى فَرْجَهَا لَا يُوجِبُ الْحُرْمَةَ ، وَلَوْ كَانَتْ هِيَ فِي الْمَاءِ فَرَأَى فَرْجَهَا يُوجِبُ فَتْحٌ (قَوْلُهُ : وَالنَّظَرُ مِنْ وَرَاءِ الزُّجَاجِ يُوجِبُ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ) أَيْ لِأَنَّ الْعِلَّةَ – وَاَللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ – أَنَّ الْمَرْئِيَّ فِي الْمِرْآةِ مِثَالُهُ لَا هُوَ ، وَبِهَذَا عَلَّلُوا الْحِنْثَ فِيمَا إذَا حَلَفَ لَا يَنْظُرُ إلَى وَجْهِ فُلَانٍ فَنَظَرَهُ فِي الْمِرْآةِ وَالْمَاءِ وَعَلَى هَذَا فَالتَّحْرِيمُ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الزُّجَاجِ بِنَاءً عَلَى نُفُوذِ الْبَصَرِ مِنْهُ فَيَرَى نَفْسَ الْمَرْئِيِّ بِخِلَافِ الْمِرْآةِ ، وَمِنْ الْمَاءِ ، وَهَذَا يَنْفِي كَوْنَ الْإِبْصَارِ مِنْ الْمِرْآةِ وَالْمَاءِ بِوَاسِطَةِ انْعِكَاسِ الْأَشِعَّةِ وَإِلَّا لَرَآهُ بِعَيْنِهِ بَلْ بِانْطِبَاعِ مِثْلِ الصُّورَةِ فِيهِمَا بِخِلَافِ الْمَرْئِيِّ فِي الْمَاءِ ؛ لِأَنَّ الْبَصَرَ يَنْفُذُ فِيهِ إذَا كَانَ صَافِيًا فَيَرَى نَفْسَ مَا فِيهِ وَإِنْ كَانَ لَا يَرَاهُ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ ؛ وَلِهَذَا كَانَ لَهُ الْخِيَارُ إذَا اشْتَرَى سَمَكَةً رَآهَا فِي مَاءٍ بِحَيْثُ تُؤْخَذُ مِنْهُ بِلَا حِيلَةٍ[114]

☆النظر من وراء الزجاج إلى الفرج محرم بخلاف النظر في المرآة ولو كانت في الماء فنظر فيه فرأى فرجها ثبتت الحرمة ولو كانت على الشط فنظر في الماء فرأى فرجها لا يحرم كأن العلة

---

[114]- تبين الحقائق شرح كتر الدقائق ج ٢ ص ١٠٦تا١٠٨ فخر الدين عثمان بن علي الزيلعي الحنفي.الناشر دار الكتب الإسلامي.سنة النشر 1313هــ.مكان النشر القاهرة.
عدد الأجزاء 6*3

والله أعلم أن المرئى في المرآه مثاله لا هو[115]

☆والنظر من وراء الزجاج يوجب حرمة المصاهرة بخلاف المرآة ؛ لأنه لم ير فرجها ، وإنما رأى عكس فرجها ، وكذا لو وقف على الشط فنظر إلى الماء فرأى فرجها لا يوجب الحرمة ولو كانت هي في الماء فرأى فرجها تثبت الحرمة[116]

☆(أو ماء هي فيه) احتراز عما إذا كانت فوق الماء فرآه من الماء كما يأتي---- قوله (لأن المرئي مثاله الخ) يشير إلى ما في الفتح من الفرق بين الرؤية من الزجاج والمرآة وبين الرؤية في الماء ومن الماء حيث قال كأن العلة والله سبحانه وتعالى أعلم أن المرئي في المرآة مثاله لا هو وبهذا عللوا الحنث فيما إذا حلف لا ينظر إلى وجه فلان فنظره في المرآة أو الماء وعلى هذا فالتحريم به من وراء الزجاج بناى على نفوذ البصر منه فيرى نفس المرئي بخلاف المرآة ومن الماء وهذا ينفي كون الإبصار من المرآة والماء بواسطة انعكاس الأشعة وإلا لرآه بعينه بل بانطباع مثل الصورة فيهما بخلاف المرئي في الماء لأن البصر ينفذ فيه إذا كان صافيا فيرى نفس ما فيه وإن كان لا يراه على الوجه الذي هو عليه ولهذا كان له الخيار إذا اشترى سمكة رآها

---

[115]- شرح فتح القدير ج ٣ ص ٢٢٥ كمال الدين محمد بن عبد الواحد السيواسي سنة الولادة / سنة الوفاة 681هـــ الناشر دار الفكر مكان النشر بيروت

[116]- البحر الرائق شرح كنز الدقائق ج ٣ ص ١٠٥ تا ١٠٩زين الدين ابن نجيم الحنفي سنة الولادة 926هـــ/ سنة الوفاة 970هـــ الناشر دار المعرفة مكان النشر بيروت

في ماء بحيث تؤخذ منه بلا حيلة اه وبه يظهر فائدة قول الشارح مثاله لا يناسب قول المصنف تبعا للدرر بالانعكاس ولهذا قال في الفتح وهذا ينفي الخ وقد يجاب بأنه ليس مراد المصنف بالانعكاس البناء على القول بأن الشعاع الخارج من الحدقة الواقع على سطح الصقيل كالمرآة والماء ينعكس من سطح الصقيل إلى المرئي حتى يلزم أنه يكون المرئي حينئذ حقيقته لأمثاله وإنما أراد به انعكاس نفس المرئي وهو المراد بالمثال فيكون مبنيا على القول الآخر ويعبرون عنه بالانطباع وهو أن المقابل للصقيل تنطبع صورته ومثاله فيه لا عينه ويدل عليه تعبير قاضيخان بقوله لأنه لم ير فرجها وإنما رأى عكس فرجها فافهم[117]

واضح رہے کہ حرمت مصاہرت کے ثبوت سے نکاح فاسد ہوتا ہے ٹوٹتا نہیں ہے، یعنی عورت حرام ہو جاتی ہے نکاح سے نکلتی نہیں ہے اگر حرام شدہ عورت دوسری جگہ نکاح کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی جب تک کہ نکاح کو شوہر خود نہ توڑ دے یا پھر قاضی دونوں کے درمیان تفریق کر دے:

---

[117]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٣١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ – 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8- * الفتاوى الهندية (موافق للمطبوع) ج ١ ص ١٣٨ الناشر دار الفكرسنة النشر 1411هـ – 1991م مكان النشرعدد الأجزاء 6 - * المحيط البرهانى ج ٣ ص ١٧٠ تا ١٧٤ المؤلف : محمود بن أحمد بن الصدر الشهيد النجاري برهان الدين مازه المحقق :الناشر : دار إحياء التراث العربي الطبعة :عدد الأجزاء : 11 - * . شرح الوقاية ج ٣ ص ٢١٣ -

قوله (إلا بعد المتاركة) أي وإن مضى عليها سنون كما في (البزازية) وعبارة الحاوي إلا بعد تفريق القاضي أو بعد المتاركة اه وقد علمت أن النكاح لا يرتفع بل يفسد وقد صرحوا في النكاح الفاسد بأن المتاركة لا تتحقق إلا بالقول إن كانت مدخولا بها كتركتك أو خليت سبيلك وأما غير المدخول بها فقيل تكون بالقول وبالترك على قصد عدم العود إليها وقيل لا تكون إلا بالقول فيهما حتى لو تركها ومضى على عدتها سنون لم يكن لها أن تتزوج بآخر فافهم[118]

[118]- حاشية رد المختار على الدر المختار شرح تنوير الأبصار فقه أبو حنيفة ج ٣ ص ٤١ ٣٢- ابن عابدين.الناشر دار الفكر للطباعة والنشر.سنة النشر 1421هـ - 2000م.مكان النشر بيروت.عدد الأجزاء 8

خلاصۂ بحث

حرمت مصاہرت کا ثبوت

(ا) قرآن کریم نے ایک طرف آیت تحریم (**حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ الآية**) کے ذریعہ باقاعدہ ہونے والے رشتوں (ماں بیٹے اور باپ بیٹی وغیرہ) کے درمیان قانون حرمت قائم کیا تو دوسری طرف آیت کریمہ (**وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا** میں علی الاطلاق ان عورتوں سے نکاح کرنے پر پابندی لگادی گئی جن کے ساتھ مرد کے آباء نے جنسی قربت قائم کرلی ہو، خواہ عقد نکاح کے ذریعہ یابلا عقد، بے حیائی وبدکاری کے سد باب کے لئے یہ ممانعت بے حد اہم ہے۔۔۔

اس کی تائید ان روایات سے بھی ہوتی ہے جن میں زنا یااس کے مقدمات کو سبب حرمت قرار دیا گیا ہے، یہ روایات انفرادی طور پر گو کہ بہت زیادہ مضبوط نہیں ہیں، یا یہ کہ بعض کے بارے میں مرسل یا منقطع کی بات بھی کہی گئی ہے اور بعض کو صحابی کا قول بھی قرار دیا گیا ہے، لیکن کثرت طرق سے ان کو تقویت پہونچتی ہے، علاوہ آیت کریمہ کی تفسیر و تفہیم کی حد تک ان روایات وآثار کے قبول کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے، اگر وہ صحابہ یا تابعین کے اقوال بھی ہوں تو ان کو

مسموع کے درجہ میں رکھا جاسکتا ہے، اس لئے کہ تفسیر بالرائے صحابہ کی شان سے مستبعد ہے۔

ائمۂ کرام کا مسلک

(۲) ائمۂ متبوعین میں سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا مسلک یہی ہے،، ابن القاسمؒ نے حضرت امام مالکؒ کا بھی ایک قول اسی طرح نقل کیا ہے، گو کہ اکثر مالکیہ نے اس قول کو مرجوح قرار دیا ہے جب کہ بابرتیؒ نے اس کو مالکیہ کا مشہور قول کہا ہے امام طحاویؒ نے تو اس قول پر سلف کا اجماع تک نقل کیا ہے،

اس کے بالمقابل حضرت امام مالکؒ کا قول راجح اور حضرت امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ حرمت مصاہرت صرف عقد نکاح سے پیدا ہوتی ہے، غیر قانونی جنسی تعلقات (زنا یا مقدمات زنا) سے پیدا نہیں ہوتی، یعنی عورت سے زنا کرنے کے بعد بھی اس کی بیٹی یا ماں، یا عورت کے لئے مرد کا باپ یا بیٹا حرام نہ ہونگے، ظاہر ہے کہ مقدمات زنا (یعنی مس و نظر وغیرہ) کے لئے بھی یہ حکم بدرجۂ اولیٰ ثابت ہو گا۔

اس اختلاف کا منشاء بنیادی طور پر آیت کریمہ "لا تنکحو ما نکح الآیۃ۔۔۔" کی تشریح و تفہیم ہی ہے، مالکیہ اور شافعیہ نے نکح کو اس کے ظاہری معنی "عقد نکاح" پر محمول کیا ہے، اور پھر اسی مفہوم پر روایات و آثار کی تطبیق کی ہے۔

حرمت مصاہرت کی علت

حنفیہ وحنابلہ کی رائے مذکورہ بالا آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے ماخوذ ہے،اوراس کی علت یہ بیان کی گئی ہے مرد وزن کے تعلقات کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے اس کے واسطے سے والدین اور ان کے اصول وفروع کے درمیان جزئیت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے ،بچہ مرد وعورت دونوں کی جانب پورا پورا منسوب کیا جاتا ہے ،اور اپنے جزو سے استمتاع جائز نہیں ہے،اس اصول پر تو خود میاں بیوی کو بھی باہم استفادہ کی گنجائش نہیں ہونی چاہئے ،لیکن ضرورتاً اس کی اجازت دی گئی ہے،اور چونکہ ولدیت یا جزئیت ایک امر باطن ہے بسا اوقات اس کا پتہ نہیں چلتا، اس لئے حکم کا مدار دلیل ظاہر یعنی وطی پر رکھا گیا،پھر خود وطی بھی یگگونہ امر خفی ہے نیز فقہی ضابطہ کے مطابق سبب مسبب کے قائم مقام ہوتا ہے اس لئے مقدمات وطی کو بھی وطی کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

ثبوت حرمت مصاہرت کی شرطیں

البتہ حرمت مصاہرت کے ثبوت کے لئے حنفیہ کے نزدیک چند شرطیں ہیں جن کے بغیر حرمت کا حکم عائد نہیں ہوگا۔

☆ عورت محل شہوت (مشتہاہ) ہو یا رہی ہو ،مشتہاۃ کا مطلب یہ ہے کہ گو کہ وہ بالغ نہ ہو لیکن اپنے جسمانی ساخت اور ڈیل ڈول کی وجہ سے مردوں کے

لئے قابل کشش ہو،اس کی عمر کے بارے میں کئی اقوال ہیں مگر راجح قول یہ ہے کہ کم از کم عمر نو(۹) برس کی ہو،اس سے کم عمر کی ہو تو حرمت ثابت نہ ہو گی۔۔۔۔

بوڑھی عورتیں، جن پر شہوت کے ایام گذر چکے ہوں لیکن وہ بھی اس حکم کے عموم میں داخل ہیں۔

مرد بھی بالغ یا کم از کم مراہق ہو ،جو عورتوں سے شرماتا ہو،جماع کو سمجھتا ہو، عورتیں اس کی طرف میلان رکھتی ہوں ، اس کی عمر کے بارے میں بھی متعدد اقوال ہیں مگر راجح قول یہ ہے کہ کم از کم بارہ(۱۲) سال کا ہو۔

☆وطی میں شرط یہ ہے کہ محل حرث یعنی عورت کی اگلی شرمگاہ میں ہو ،اس لئے کہ قبل کی وطی ہی سبب ولدیت ہے ،دبر کی وطی سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو گی،اس لئے کہ وہ محل حرث نہیں ہے ،۔۔۔۔

☆ اگر وطی کے بجائے محض مقدمات وطی پائے جائیں مثلاً صرف بوس وکنار ہو،یا جسم کو ہاتھ لگایا جائے تو ضروری ہے کہ شہوت کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو، شہوت کا مطلب مرد کے لئے یہ ہے کہ اگر پہلے سے آلہ تناسل میں حرکت نہ ہو تو اس وقت پیدا ہو جائے اور اگر پہلے سے ہو تو اس میں اضافہ ہو جائے، شمس الائمہ سرخسی اور بہت سے مشائخ نے محض ہیجان قلب کو شہوت کے لئے کافی قرار دیا ہے ،لیکن فتویٰ اس قول پر نہیں ہے:

اگر انتشار نہ ہو تا ہو مثلاً بوڑھا یانامرد ہو، تو راجح اور مفتیٰ بہ قول کے

مطابق دل میں دھڑکن و ہیجان پیدا ہو جائے یا پہلے سے ہو تو اس میں اضافہ ہو جائے۔

اور عورتوں کے لئے شہوت کا معیار یہ ہے کہ دل میں دھڑکن و ہیجان پیدا ہو جائے اور اگر پہلے سے ہو تو اس میں اضافہ ہو جائے۔

☆مگر بوسہ اور ہاتھ سے چھونے میں فرق یہ ہے کہ اگر قرائن واحوال خلاف شہوت نہ ہوں تو بوسہ کو شہوت ہی پر محمول کیا جائے گا اور عدم شہوت کا دعویٰ معتبر نہ ہو گا جب تک کہ دلیل سے عدم شہوت کو ثابت نہ کر دیا جائے ،۔۔۔۔جب کہ ہاتھ سے چھونے میں حکم یہ ہے کہ جب تک مرد شہوت کی تصدیق نہ کرے عورت کا دعوائے شہوت معتبر نہیں ہو گا،فقہاء کے مختلف اقوال میں قول عدل یہی ہے۔

☆اسی طرح ایک اہم ترین شرط یہ ہے کہ چھونے اور دیکھنے ہی کے وقت شہوت پیدا ہو یا پہلے سے ہے تو اضافہ ہو جائے ،اگر چھوتے یا دیکھتے وقت شہوت پیدا نہیں ہوئی،اور چھوڑنے اور الگ ہونے کے بعد پیدا ہوئی،تو اس کا اعتبار نہ ہو گا اور اس سے حرمت ثابت نہیں ہو گی ،اس لئے کہ شہوت متأخرہ سبب وطی نہیں بنتی۔

☆بعض حالات میں شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرمت مصاہرت کا سبب بن جاتا ہے ،لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ عورت کے فرج داخل یعنی

شرمگاہ کے اندرونی حصہ پر نگاہ ڈالی گئی ہو،۔۔۔۔ظاہر ہے یہ صورت تنہائی یاانتہائی بے تکلفی یاحد سے بڑھی ہوئی عریانیت کے بغیر ممکن نہیں،اور ایسے حالات میں اکثر زنامیں ملوث ہو جانے کااندیشہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔اس کے علاوہ جسم کے دیگر حصوں یہاں تک کہ شرمگاہ کے
بیرونی حصہ کو بھی دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی ،چاہے کتنی ہی شہوت کے ساتھ نظر ڈالی گئی ہواس لئے کہ جسم کے عام حصوں کو نگاہ بچانا بہت مشکل ہے،عورت کی شرمگاہ کابیرونی حصہ بھی جسم کے عام حصوں میں ہی شمار ہوتا ہے۔

یہی حکم عورت کے لئے بھی ہے یعنی اگر عورت مرد کے عضوتناسل پر شہوت کے ساتھ نگاہ ڈالے تواس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوجائے گی اس لئے کہ یہ بھی محرک زناہے بلکہ اس میں اندیشے کچھ زیادہ ہی ہیں۔

☆ عورت کی اندرونی شرمگاہ شہوت کے ساتھ دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے مگراس کے لئے شرط یہ ہے کہ بلاحائل بعینہ اصل شے پر نگاہ ڈالی جائے یادرمیانی حائل اتناشفاف ہو کہ اصل شے پر نگاہ ڈالنے میں کوئی دقت نہ ہو،یعنی حقیقی منظر ہو،اس کاعکس ،تصویر یاویڈیو دیکھنے سے حرمت ثابت نہ ہوگی ،اس لئے کہ مصاہرت کی علت سبب مفضی الی الوطی ہے،عکس،تصویر یاویڈیو دیکھنا اس مجلس میں اس کامحرک نہیں بن سکتا،جب تک کہ اصل چیز بھی سامنے موجود

نہ ہو، اور اختتام شہوت کے بعد کی رویت کا اعتبار نہیں۔

☆البتہ چھونے اور دیکھنے میں ایک فرق یہ ہے کہ چھونے کی صورت میں فریقین میں سے کسی ایک طرف بھی شہوت کافی ہے ،دونوں کا شہوت میں ہونا ضروری نہیں ہے جب کہ نظر سے دیکھنے کی صورت میں یک طرفہ شہوت کافی نہیں ہے۔

☆ثبوت حرمت کے لئے شہوت کے ساتھ دیر تک چھونا ضروری نہیں ہے، بلکہ چند لمحے کا عمل بھی کافی ہے۔

☆شہوت کا ہدف خود وہی عورت یا مرد ہو یعنی اسی کے لئے شہوت برانگیختہ ہوئی ہو، اگر کسی دوسرے سبب سے شہوت موجود تھی اور اسی حالت میں اس نے صنف مخالف کو ہاتھ لگایا یا فرج داخل پر نظر ڈالی اور اس کی شہوت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوگی، کیونکہ اس شہوت کا رخ صنف مقابل کی طرف متوجہ نہیں ہے اس لئے یہ سبب وطی بھی نہیں ہے۔

☆البتہ شہوت کا ہدف ہونے کے لئے قصد شرط نہیں ہے بلکہ غلطی یا بھول سے بھی کوئی مرد کسی عورت کو یا کوئی عورت کسی مرد کو شہوت سے چھولے تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔

☆بوس وکنار یا چھونے اور دیکھنے کے بعد انزال نہ ہو، اگر انزال ہو جائے تو حرمت ثابت نہ ہوگی، اس لئے کہ اب یہ باعث وطی نہیں رہا، اسی پر فتویٰ ہے۔

☆ایک بڑی شرط یہ ہے کہ جسم پر بلاحائل کے ہاتھ لگائے یا بوسہ لے کوئی کپڑا وغیرہ درمیان میں نہ ہو، یا کپڑا اتنا باریک ہو جو جسم کی حرارت دوسرے تک پہونچنے کے لئے مانع نہ ہو، اگر درمیان میں موٹا کپڑا حائل ہو تو حرمت ثابت نہ ہو گی۔

☆عورت کے وہ بال جو جسم سے لگے ہوئے ہوں وہ بھی جسم ہی کا حصہ ہیں ان پر بوسہ لینا جسم پر بوسہ لینے کے حکم میں ہے، البتہ لٹکے ہوئے بالوں کو چھونے یا بوسہ لینے سے حرمت ثابت نہ ہو گی۔

شرائط مصاہرت علت ولدیت کے ساتھ مربوط ہیں

☆واضح رہے کہ مصاہرت کے مسئلے میں حنفیہ کی تمام شرطیں ایک علت (یعنی جزئیت وولدیت یا سبب ولدیت) کے گرد گھوم رہی ہیں، یعنی جس طرح رضاعت بچہ کے واسطہ سے جزئیت پیدا کرتی ہے، اسی طرح وطی سبب ولدیت ہے اور بچہ کے واسطے سے واطی اور موطوءہ ایک دوسرے کے جزو بن جاتے ہیں، اور جزو سے استفادہ جائز نہیں ہے، اور ولد یا وطی ایک امر باطن ہے اس لئے لوگوں کی سہولت کے لئے اسباب وطی کو ان کا قائم مقام کر دیا گیا۔۔۔۔۔ وطی سے لیکر نظروں کے کھیل اور بوس وکنار تک کی ہر صورت اسی علت کے ساتھ مربوط ہے، اور مذکورہ بالا تمام شرطیں اسی علت کی تنقیح وتحقیق کے لئے عائد کی گئی ہیں، جیسا کہ اوپر ہر شرط کے ضمن میں اس بات کی نشاندہی کی

گئی ہے، اور مختلف صورتوں میں فقہاء حنفیہ کے یہاں جو اختلاف روایات پایا جاتا ہے وہ بھی اسی علت کی تنقیح پر مبنی ہے۔

مسلک حنفی سے عدول کی ضرورت نہیں ہے

(۴) اگر کوئی واقعہ ایسا پیش آجائے کہ جس سے حرمت مصاہرت کا ثبوت فقہ حنفی کے اعتبار سے ہو جاتا ہے، لیکن زوجین کے درمیان علٰحدگی کی صورت میں بچوں کے ضائع ہونے یا بیوی کے بہت زیادہ مصیبت میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو کیا مجبوراً اس بارے میں مذہب غیر پر فتویٰ یا فیصلہ کیا جاسکتا ہے؟

حاجت وضرورت کی صورت میں مذہب غیر پر فتویٰ دینا ایک اصولی بات ہے، جس کی مذہب میں پوری گنجائش موجود ہے، اور ہمیشہ امت کا اس پر تعامل بھی رہا ہے، لیکن کسی مخصوص واقعہ کے پس منظر میں اس کی گنجائش نہیں ہے، جب تک کہ وہ بہت سے لوگوں کا مسئلہ نہ بن جائے، چند واقعات کے تناظر میں عدول عن المسلک کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔۔۔۔ لہٰذا حرمت مصاہرت کی وہ کون سی صورت ہے۔ جس میں ابتلاء عام ہے اور لوگوں کے لئے مسلک حنفی کی روشنی میں دشواریاں درپیش ہیں۔ جب تک اس کا تعین نہیں ہو جاتا کوئی رائے قائم نہیں کی جاسکتی کہ مذہب غیر پر فتویٰ دینے کی اجازت ہوگی یا نہیں؟

بہو کے ساتھ جنسی چھیڑ چھاڑ کا حکم

(۵) اگر خسر بہو کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرے تو اس بہو کے اپنے شوہر پر

حرام ہونے کی علت اور اس کی شرائط کیا ہیں ؟اور کیا یہ علت منصوص ہے یا مجتہد فیہ ہے ؟اور اس بارے میں دیگر ائمۂ کرام کا موقف کیا ہے ؟

خسر کا بہو کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا اخلاقی گراوٹ کی بد ترین مثال ہے ،جس کو اسلام ہی نہیں دنیا کے ہر مقدس مذہب اور مہذب سماج میں مذموم مانا جاتا ہے ،اور اس ذہنیت کے لوگوں کو نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے ،ظاہر ہے کہ اس طرح کی حرکت کرنے والے کے ساتھ رعایت کا کوئی قائل نہیں ہے۔۔۔۔۔اچھے معاشرہ میں اس طرح کے واقعات بہت کم پیش آتے ہیں،علاوہ یہ کھلی معصیت بھی ہے ،۔۔۔۔اور بہت ہی ادب کے ساتھ مجھے یہ کہنے کی اجازت دی جائے کہ ایسے واقعات کو کسی موقر علمی اجتماع کے لئے غور وفکر کا موضوع بنانے کی ضرورت نہیں تھی،اور نہ ان کی بناپر مذہب حنفی سے عدول کرنے کی کوئی حاجت ہے۔۔۔۔۔علماء کی ہرگز یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ مسخ شدہ ذہنیتوں کی سہولتوں کے لئے شرعی تحریمات کی تاویلات پیش کریں۔

چھیڑ چھاڑ سے کیا مراد ہے ؟اگر اس سے مراد جنسی چھیڑ چھاڑ ہے ،مثلاً بوس وکنار وغیرہ تو یہ جزئیہ صراحت کے ساتھ کتب حنفیہ میں موجود ہے کہ اگر یہ دست درازی شہوت کے ساتھ ہو ،آثار وقرائن شہوت کی تکذیب نہ کرتے ہوں ،اسی طرح کپڑے کے اوپر سے نہ ہوں وغیرہ مذکورہ بالا تمام شرطیں پائی جاتی ہوں تو خسر کی اس حرکت سے عورت اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی:

اس کی علت کاذکر بھی پہلے گذر چکاہے کہ یہ چھیڑ چھاڑ زناتک پہونچاتی ہے اور زنا سبب ولدیت ہے اور ولدیت سبب جزئیت ہے ،اور جزئیت باعث حرمت ہے،اور اسی علت کی بنیاد پر شہوت ، محل شہوت ،عدم حائل، آثار و قرائن ،مرد کی تصدیق وغیرہ شرطیں لگائی گئی ہیں ،تاکہ اس کی سببیت جزئیت متحقق ہوجائے ،۔۔۔ورنہ چھیڑ چھاڑ کبھی کپڑے کے اوپر دست درازی سے بھی ہوتی ہے، کبھی گفتگواور بے جا نظر بازی سے بھی ہوتی ہے وغیرہ لیکن ظاہر ہے کہ اس طرح کی چھیڑ چھاڑ باعث تحریم نہیں ہے اس لئے کہ یہ مفضی الی الوطی نہیں ہے۔

حرمت مصاہرت کی جو علت ابھی مذکور ہوئی اس کی تخریج حنفیہ نے کی ہے،یہ مجتہد فیہ ہے، منصوص نہیں ہے ورنہ ائمۂ کرام میں اختلاف نہ ہوتا۔

الوداعی یااستقبالیہ ملاقاتوں پر پیشانی چومنے یامعانقہ کرنے کا حکم

(٦) بعض معاشرہ میں یہ دستور ہے کہ جب شادی شدہ لڑکی سسرال سے میکہ آتی ہے تووالد کی پیشانی چومتی ہے اور والد بھی اس کی پیشانی چومتاہے،اور بعض دفعہ بیٹی باپ سے چمٹ جاتی ہے،اور باپ اس سے معانقہ کرتاہے،اور کبھی بھائی کے ساتھ بھی یہ صورت پیش آتی ہے،جب کہ اس وقت بظاہر دونوں طرف سے شہوت کااحساس نہیں ہوتاتواس عمل کی وجہ سے حرمت مصاہرت کے ثبوت کافتویٰ دیاجائے گایانہیں؟

اس صورت میں اگر دونوں میں سے کوئی شہوت کامدعی نہیں ہے توفقہ

حنفی کے مطابق حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو گی،

باپ اگر اپنی بیٹی کے چہرہ یا پیشانی پر بوسہ دے

(۷)اگر کوئی باپ اپنی مشتہاۃ بیٹی کے چہرہ یاپیشانی پر بوسہ دے اور یہ دعویٰ کرے کہ بوسہ دیتے وقت اسے شہوت نہ تھی تو اس کے دعویٰ کی تصدیق کی جائے گی ، بشرطیکہ آثار و قرائن اس کے خلاف نہ ہوں ،اس لئے کہ باپ اور بیٹی کے رشتے میں اصل عدم شہوت ہے ،اور خاص مواقع پر بچوں کو لاڈ پیار کرنے یادعائیں دینے کا یہ طریقہ معہود رہاہے،

بیٹی کو بیوی سمجھ کر ہاتھ لگا دینے کا حکم

(۸)اگر کوئی باپ اپنی مشتہاۃ بیٹی کو بیوی سمجھ کر ہاتھ لگادے تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو گی یا نہیں؟

فقہاء کے یہاں یہ مسئلہ بھی صراحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے ، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حکم علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ ثبوت حرمت کے لئے ضروری ہے کہ ہاتھ ایسے مقام پر لگائے جہاں کپڑا موجود نہ ہو یا اتنا باریک ہو کہ جسم کی گرمی ہاتھ کو محسوس ہو ، نیز ہاتھ لگاتے ہی شہوت پیدا ہو جائے ،یاپہلے سے شہوت ہو تو اس میں اضافہ ہو جائے ،۔۔۔۔اگر ایسانہ ہو مثلاً موٹی چادر یا کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگایا یا ہاتھ لگاتے وقت شہوت پیدا نہ ہوئی ،یا جو شہوت پہلے سے تھی اس میں

کوئی اضافہ نہیں ہوا، یا ہاتھ ہٹانے کے بعد شہوت پیدا ہوئی یا اس میں اضافہ ہوا تو ان صورتوں میں حرمت پیدا نہ ہو گی۔

رخصتی کے وقت ماں کا اپنے جوان بیٹے کے رخسار پر بوسہ لینا

(۹)اسی طرح اگر رخصت کرنے کے موقعہ پر ماں اپنے جوان بیٹے کے رخسار پر بوسہ لے تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو گی،الا یہ کہ دلیل سے شہوت ظاہر ہو جائے۔

☆ ماں کے لئے اس طرح اپنے بیٹے کو چومنا یا بوسہ لینا عام حالات میں شرعاً ناجائز نہیں ہے ،بلکہ سلف سے اس کا رواج چلا آرہا ہے ،اس کو دعا اور پیار کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔

موبائل کے فحش مناظر دیکھتے ہوئے ماں یا بیٹی کو ہاتھ لگا دینا

(۱۰) آج شہوت کو ابھارنے والے وسائل بہت ہیں ،اس پس منظر میں سوال یہ ہے کہ اگر کوئی جوان بیٹا موبائل میں فحش چیزیں دیکھ رہا تھا،اور شہوت ابھری ہوئی تھی ،اسی دوران وہ اپنی ماں یا بیٹی یا بہن وغیرہ کو بلا حائل ہاتھ لگا دے تو کیا اس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو گی؟

سوال ۹ کے تحت اس کا جواب آچکا ہے کہ اگر ہاتھ لگانے کے بعد پچھلی شہوت میں اضافہ ہو جائے تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی، چاہے اس نے

غلطی یا بھول سے ہی ہاتھ لگایا ہو، اور اگر پچھلی شہوت بدستور قائم رہی، اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا تو حرمت ثابت نہیں ہو گی۔

کسی خاتون کا فحش ویڈیو یا تصویر دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی

(۱۱) اگر کسی متعین عورت کی فحش ویڈیو اس طرح بنالی جائے کہ اس کے پوشیدہ اعضاء بالکل واضح نظر آرہے ہوں تو اس ویڈیو کو دیکھنے سے مذکورہ عورت سے حرمت مصاہرت ثابت ہو گی یا نہیں؟

یہ مسئلہ بھی قدیم ہے، اور ہمارے فقہاء بہت پہلے اس کے جواب سے فارغ ہو چکے ہیں، عورت کا اندرونی فرج شہوت کے ساتھ دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے مگر اس کے ثبوت کے لئے شرط یہ ہے کہ بلا حائل بعینہ اصل شے پر نگاہ ڈالی جائے یا درمیانی حائل اتنا شفاف ہو کہ اصل شے پر نگاہ ڈالنے میں کوئی دقت نہ ہو، یعنی حقیقی منظر سامنے ہو، مگر اس کا عکس یا تصویر یا ویڈیو دیکھنے سے حرمت ثابت نہ ہو گی، اس لئے کہ مصاہرت کی علت سبب مفضی الی الوطی ہے، عکس، تصویر یا ویڈیو دیکھنے سے اس مجلس کی حد تک یہ خطرہ نہیں ہے، جب تک کہ اصل چیز سامنے موجود نہ ہو، اور اختتام شہوت کے بعد کی رویت کا اعتبار نہیں۔

واضح رہے کہ حرمت مصاہرت کے ثبوت سے نکاح فاسد ہوتا ہے ٹوٹتا نہیں ہے، یعنی عورت حرام ہو جاتی ہے نکاح سے نکلتی نہیں ہے اگر حرام شدہ

عورت دوسری جگہ نکاح کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی جب تک کہ نکاح کو شوہر خود نہ توڑ دے یا پھر قاضی دونوں کے درمیان تفریق کر دے۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم

اختر امام عادل قاسمی

جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور بہار

۲۷/ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ م ۱۷/ دسمبر ۲۰۱۷ء